

وسیلے کی

# شرعی کشت

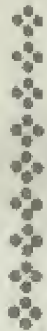
مصنف لطیف

علامہ عبدالحکیم شرف قادری

ناشر

ضوی کتاب گھر غیبی نگر بیونڈی ۲

# وسیلے کی شرعی حیثیت



تصنیف لطیف

مولانا محمد عبداللطیف شرف قادری

شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

ناشر

رضوی کتب گھرانہ

غلی نگر، بمبئی ونڈی

## حرف آغاز

پیارے اسلامی بھائیو! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "تم سوادِ اعظم کی پیروی کرو جو اس سے جدا ہوا جہنم میں گیا۔" شرح مشکوٰۃ میں ملا علی قاری مفتی مکہ علیہ الرحمہ نے اسی سوادِ اعظم کی تعریف یوں فرمائی ہے کہ سوادِ اعظم سے مراد وہ جماعت ہے جس میں مسلمانوں کی اکثریت ہو۔ (مرقۃ المفاتیح) سوادِ اعظم کی اہمیت کا اندازہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشادِ پاک سے لگایا جاسکتا ہے: "جس نے جماعت سے بالشت بھر جدائی کی اس نے اسلام کا حلقہ اپنی گردن سے نکال دیا۔" نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُمتِ مسلمہ کو سوادِ اعظم سے وابستہ رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے کہ ہر حال میں جماعت اور جمود کے ساتھ رہو۔

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں اعمالِ صالحہ کے علاوہ مقرب اور مقبول بندوں کو دعا کی قبولیت اور حصولِ مقصد کے لئے وسیلہ بنانا بلاشبہ سوادِ اعظم کے نزدیک جائز ہے۔ جو نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام اور ائمہ اسلاف و اخلاف سے ثابت ہے۔

حضرت علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری (شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور) جو برصغیر ہندوپاک کی قابلِ قدر علمی شخصیت ہے جنہوں نے اپنی ذات کو مسلکِ حق کی نشر و اشاعت کے لئے وقف کر دیا ہے۔ علامہ موصوف نے ہمیشہ نظرِ کتاب و وسیلے کی شرعی حیثیت میں سوادِ اعظم کے مسلک کو احادیثِ صحیحہ اور سلفِ صالحین نیز مختلف مکاتبِ فکر کے عائدین کی روشنی میں واضح فرمایا ہے۔

کتاب :	وسیلے کی شرعی حیثیت
تصنیف :	محمد عبدالحکیم شرف قادری
سن اشاعت :	یکم جنوری ۱۹۹۹ء
تعداد اشاعت :	دو ہزار
قیمت :	۶ روپے
ناشر :	رضوی کتاب گھر بھونڈی

### ملنے کے پتے

- ۱) رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۱۵، انجینئرز نگر بھونڈی ضلع تنہا ۲۲۱۳۰۲ بہاولپور
  - ۲) الجمع الاسلامی، محمد آباد اعظم گڑھ یو پی
  - ۳) اعجاز بک ڈپو ۱۰۸ کلکتہ
  - ۴) حق اکیڈمی مبارکپور اعظم گڑھ
  - ۵) مکتبہ الحبیب الہ آباد
  - ۶) قادری بک ڈپو نو محلہ مسجد بریلی
  - ۷) فاروقیہ بک ڈپو سنبھل
- بہنو و دیگر تمام کتب خانوں سے بھی حاصل کر سکتے ہیں۔



دہائی برادری (تبلیغی، دیوبندی، سلفی، ندوی، مودودی) کے نزدیک معتبر شخصیت مولانا اسماعیل دہلوی کی مشہور کتاب 'صراطِ مستقیم' کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔  
مولانا دہلوی لکھتے ہیں: 'طالب کو چاہیے کہ پہلے باوجود روزانہ بطور نماز بیٹھ کر اس طریقہ کے بزرگوں یعنی حضرت معین الدین سنجری (علیہ الرحمہ) اور حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (علیہ الرحمہ) وغیرہ حضرات کے نام کا فاتحہ پڑھ کر بارگاہِ خداوندی میں ان بزرگوں کے توسط اور وسیلہ سے التجا کرے اور نیاز بے انداز اور زاری سے بے شماری کے ساتھ اپنے کام کے فتح یاب کے لئے دعا کر کے دُوسری شرف کرے۔'  
(صراطِ مستقیم صفحہ ۱۵۳، ادارہ الرشید دیوبند)

ہمیں امید ہے کہ اگر مذکورہ اقتباس اور اس کتاب کا مطالعہ مسکلی عصبیت سے بلند ہو کر کیا گیا تو ہر کوئی یہ اعتراضات کئے بغیر نہیں رہ سکے گا کہ بارگاہِ خداوندی قدوس میں اعمالِ صالحہ اور ذواتِ صالحہ (خواہ زندہ ہو یا مردہ) دونوں کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے اور یہی سوادِ اعظم کا مسلک ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ ایک ابنِ تیمیہ اور ایک ابنِ عبد الوہاب نجدی کے جمہور سے اختلاف کو ہرگز تسلیم نہیں کیا جاسکتا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے قبولِ حق کی توفیق عطا فرمائے نیز ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم 'تم سوادِ اعظم کی پیروی کرو' پر خلوص دل کے ساتھ چلنے کی ہدایت فرمائے۔

(آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم)

سید عارف علی رٹوی

(بی ایس سی، ایم اے)

صدر رضا لائبریری کلیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## وسیلے کی شرعی حیثیت

لُخت میں کسی شے کو مقصد کے حاصل کرنے کا ذریعہ بنانا تو مثل کہنا ہے شرعی طور پر ایسی چیز کو دعا کی قبولیت کا ذریعہ بنانا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قدر و منزلت رکھتی ہو تو مثل ہے بارگاہِ الہی میں اعمالِ صالحہ اور ذواتِ صالحہ دونوں ہی مقبول اور محبوب ہیں، لہذا دونوں کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔

قطبِ مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین احمد مدنی خلیفہ امام احمد رضا بریلوی قدس سرہما سے ایک شخص نے پوچھا: 'توسل کے حوازی پر کیا دلیل ہے؟' انہوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے  
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ  
اُسے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

اس شخص نے کہا کہ آیت میں تو وسیلہ سے مراد اعمالِ صالحہ ہیں، حضرت نے فرمایا: 'ہمارے اعمال مقبول ہیں یا مردود؟' اُس نے کہا: 'مجھے کیا معلوم؟' حضرت نے فرمایا: 'حضورِ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بارگاہِ خداوندی میں مقبول ہیں یا نہیں؟' اُس نے کہا: 'یقیناً مقبول ہیں۔' آپ نے فرمایا: 'جب اعمالِ صالحہ کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے، جن کی قبولیت مشکوک ہے تو حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ کیوں نہیں بنا سکتے جو یقیناً مقبول ہیں۔'

## اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مقبول اعمال اور ذوات کو وسیلہ بنانا

ترمذی شریف میں ہے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

أَنْذَلُ اللَّهُ عَلَىَّ أَمَّاكِينَ وَمَا كَانَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَاللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

(۱) وَمَا كَانَ اللَّهُ يُعَذِّبُهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَاللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

نہیں دے گا، جب تک اسے عیب نہ ہو۔ تم ان میں موجود ہو۔

(۲) وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَاللَّهُ مُعَذِّبُهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ

ان کو عذاب دینے والا نہیں، جب تک وہ استغفار کرتے ہیں

پہلی آیت میں عذاب سے محفوظ رہنے کا وسیلہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات

کافر دوسری آیت میں عمل استغفار کو قرار دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَبِّ اشْعَثْ مَذْفُوحًا بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ

لَا بَرَكَةَ رِزْقًا مُسْلِمًا

”بہت پر اللہ ہالوں والے جنہیں دروازوں سے واپس کر دیا جاتا ہے اگر قسم کے

اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا فرما دے (مسلم شریف)

حضرت مصعب ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

هَلْ تُصَرُّونَ وَتُزَقُّونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ (رواہ البخاری)

”تمہیں بدو اور رزق اپنے ضعیفوں ہی کے سبب تو ملتا ہے“

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کو فرماتے ہوئے سنا،

الْأَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ أَرْبَعُونَ رَجُلًا كُلُّهُمْ

رَجُلٌ أَبَدَلُ اللَّهِ مَكَانَهُ رَجُلًا يُسْقَى بِهَمِ الْغَيْثِ

وَيُتَصَرُّ بِهِمْ عَلَى الْأَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ أَهْلِ الشَّامِ

بِهِمُ الْعَذَابُ۔

ابدال شام میں ہوتے رہیں گے۔ یہ چالیس مرد ہیں۔ جب بھی ان میں

ایک انتقال کرے گا اللہ اس کی جگہ دوسرا مقرر فرما دے گا۔ ان کی

برکت سے بارش ہوتی ہے۔ اور ان کے وسیلے سے دشمنوں پر فتح و مدد

دی جاتی ہے۔ اور ان کی بدولت اہل شام سے عذاب دفع کیا جاتا ہے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ حضور سید عالم رسول اکرم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا،

إِيعُذَنِي فِي ضَعْفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُزَقُّونَ أَوْ تُصَرُّونَ

بِضَعْفَائِكُمْ (رواہ ابو داؤد)

”تم اپنے ضعیفوں میں میری رضا طلب کرو۔ یا۔ ان میں مجھے تلاش کرو

کیونکہ تم میں سے ضعیفوں ہی کی بدولت تمہیں رزق یا فتح و نصرت نصیب ہوتی ہے“

۱۔ شرح ولی الترمذی ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۶

۲۔ ایضاً ص ۵۸۲-۵۸۳

۳۔ ایضاً (باب فضل الفقراء) ص ۴۴۷

ترمذی شریف، ابواب التفسیر، ص ۴۴۶

مشکوٰۃ شریف، مشکوٰۃ شریف، ص ۴۴۶



ایک تو وہ ضعیف ہیں جو ناداری کا شکار ہیں۔ دوسرے وہ جو عبادت و ریاضت کی کثرت کی وجہ سے لاغر و نازک ہیں۔ دوسری قسم کے لوگ (اولیاء کرام) وسیلہ نصرت و رحمت بننے کے زیادہ مستحق ہیں۔

حضرت اسمیٰ بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے

راوی ہیں:

إِنَّهُ كَانَ يَسْتَفْتِي بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ رَوَاكَ فِي شَرْحِ الشُّرُحِ  
”نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقراء مہاجرین کے وسیلے سے نفع و نصرت کی دعا مانگا کرتے تھے۔“

حضرت ملا علی قاری اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

وَقَالَ ابْنُ الْمَلِكِ بَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ انصُرْنَا عَلَى الْأَعْدَاءِ  
بِحَقِّ عِبَادِكَ الْمُفْقَرِ إِي الْمُهَاجِرِينَ

ابن الملک فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس طرح دعا مانگتے تھے، اے اللہ اپنے فقیر اور مہاجر بندوں کے طفیل ہمیں دشمنوں کے خلاف مدد عطا فرما۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین بستی ہیں۔ فقراء، مہاجرین کا وسیلہ پیش کرنے کا باعث ہرگز یہ نہیں کہ آپ وسیلے کے محتاج ہیں، بلکہ شک کے خاطر اور ستم رسیدہ صحابہ مہاجرین کی عزت افزائی ہے اور امت مسلمہ کو یہ بتانا ہے کہ بارگاہ الہی میں دعا کرتے وقت میرے غلاموں کا وسیلہ بھی پیش کر سکتے ہو۔ سبحان اللہ جس ذات قدس کے غلاموں سے توسل کیا جاسکتا ہے۔ خود اس ذات مکرم سے توسل کیوں جائز نہ ہوگا؟

مشکوٰۃ شریف ص ۴۴

لے شیخ ولی الدین امام:

مرقاۃ المفاتیح و مکتبہ المدینہ ملتان ج ۱۰ ص ۱۳

لے علی بن سلطان محمد انصاری:

اس گفتگو سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ بارگاہ الہی میں صرف اعمال صالحہ کا وسیلہ پیش کرنا جائز نہیں ہے بلکہ مقبول بارگاہ صالحین کا وسیلہ پیش کرنا بھی جائز ہے۔

## سید عالم محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل

حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل آپ کی ولادت باسعادت سے پہلے ولادت مبارکہ کے بعد حیاتیہ طیبہ ظاہر میں، وصال کے بعد عالم برزخ کی مدت میں اور میدان قیامت میں جائز اور واقع ہے۔ لے

علامہ ابن قیم کہتے ہیں:

لَا سَبِيلَ إِلَى السَّعَادَةِ وَالْفَلَاحِ لَا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ  
إِلَّا عَلَى أَيْدِي التَّوَسُّلِ وَلَا يُنَالُ رِضَاءُ اللَّهِ إِلَّا بِتَوَسُّلٍ  
إِلَّا عَلَى أَيْدِيهِمْ لے

فیروزمندی کا میاہی کی کوئی راہ نہیں نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں مگر رسولانِ گرامی کے ہاتھوں۔ اور قطعاً اللہ کی خوشنودی بھی میرے ہوگی مگر ان کے ہاتھوں۔

## ولادت باسعادت سے پہلے توسل

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:  
لَمَّا أَتَيْتُمُ الْمَدِينَةَ قَالَ يَا رَبِّ اسْأَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ  
لَمَّا خَلَقْتَنِي فَقَالَ اللَّهُ يَا أَدَمُ وَكَيْفَ عَزَمْتَ مُحَمَّدًا  
وَلَمْ أَخْلُقْهُ؟ قَالَ يَا رَبِّ لَمَّا خَلَقْتَنِي بِسَيِّدِكَ وَلَقَعْتَ  
رَحْمَةً مِنْ رُوحِكَ دَفَعْتَ رَأْسِي فَرَأَيْتَ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ

لے الشیخ حسن العدوی الحمزاوی، مشارق الانوار فی ذوال الامتبار للطبعۃ الشریفیہ مصر، ص ۵۹

زاوا العباد ص ۲۸

لے ابن قیم المجدلی:



مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ  
لَمْ تُصِفْ إِلَى اسْمِكَ إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ فَقَالَ اللَّهُ  
مَنْدَقْتُ يَا أَدَمُ إِنَّهُ لَا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيَّ أَوْعَنِي بِحَقِّهِ  
وَمَنْدَقَفْتُ لَكَ وَكُلُوا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ هَذَا  
حَدِيثٌ صَحِيحٌ الْإِسْنَادُ لَهُ

جب آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد ہوئی تو انہوں نے دُعا مانگی اسے  
میرے رب میں تجھ سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے  
دُعا مانگی ہوں کہ میری مغفرت فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اسے آدم تم نے  
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا، حالانکہ میں نے انہیں ابھی  
پیدا بھی نہیں کیا، عرض کیا میرے رب جب تو نے میرے جسم اپنے دستِ قدرت  
سے بنایا اور میرے اندر روحِ خاص پھونکی تو میں نے سراٹھایا کیا دیکھتا ہوں  
کہ عرش کے پایوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے  
میں نے جان لیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ نہ ملایا مگر اسی کو جو  
تجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آدم! تو نے  
بدع کہا وہ مجھے تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہے۔ تم مجھ سے وسیلے  
سے دُعا مانگو میں نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نہ ہوتے تو میں تمہیں پیدا نہ کرتا۔ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

اہل کتاب حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے آپ کے  
وسیلے سے فتح و فخر کی دُعا میں مانگا کرتے تھے اور اپنی مراویں پالتے تھے۔

علامہ ابن القیم لکھتے ہیں  
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَتْ يَهُودُ خَيْبَرُ يَقُولُونَ  
غُطْفَانٍ فَلَمَّا التَّقُوا هَئِ مَتُ يَهُودُ خَيْبَرُ فَعَادَتْ إِلَيْهِمْ

المستدرک کتاب التاريخ دار الفکر بیروت ج ۲ ص ۶۱

بِهَذَا الدُّعَاءِ فَقَالَتْ أَللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ  
الَّذِي نَدْعِي وَوَعَدْتَنَا أَنْ تُخْرِجَهُ لَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ  
نَصُورَتَنَا عَلَيْهِمْ قَالَ فَكُنُوا إِذَا التَّقُوا دَعُوا بِهَذَا الدُّعَاءِ  
فَهُمْ مَوْعُظُونَ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
كَفَرُوا بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَذْرًا وَجَلًّا وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ الْيُسُفُفِ  
عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا يَا مُحَمَّدُ لَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خیر کہ نبوی قبیلہ  
غطفان کے ساتھ ملتِ جنگ میں رہتے تھے۔ ایک مقابلے میں یہودی شکست  
کھا گئے تو انہوں نے یہ دُعا مانگی، اے اللہ! ہم تجھ سے نبی امی محمد مصطفیٰ  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طفیل دُعا مانگتے ہیں جنہیں تو نے آخری زمانے  
میں ہمارے پاس بھیجے گا ورنہ کیا تھا تو غطفان کے خلاف ہماری مدد  
فرما اب وہ مقابلے کے وقت یہ دُعا مانگتے تھے، چنانچہ انہوں نے غطفان  
کو شکست دے دی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے  
تو انہوں نے آپ کا انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔  
وَكَانُوا مِنْ قَبْلِ يَسُفُفٍ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا وَابْنُ يَهُودِي  
اس سے پہلے کافروں کے خلاف فتح کی دُعا میں مانگا کرتے تھے۔ یعنی  
اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمہارے وسیلے سے۔

## حیاتِ ظاہرہ میں توسل

امام طبرانی معجم کبیر اور معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

لَمْ يَكُنْ ابْنُ كَبِيرٍ فِيمَ الْمَجْدِ (م ۸۵ ص ۱) ہائے الحیا فی اوجہ الیہود و النصارى و المجاہدین و غیرہ



سے راوی ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زیدؓ حضرت ابوالیوب انصاریؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور ایک سیاہ قام غلام کو قبر کھودنے کا حکم دیا۔ جب لحد تک پہنچے تو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غسّ لیس لحد کھودی اور اپنے ہاتھوں سے مٹی نکالی، جب فارغ ہوئے تو اس قبر میں لیٹ گئے، پھر یہ دعا مانگی،

اَللّٰهُ الَّذِیْ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوتُ اَعْفِیْ رَاحَتِیْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ اَسَدٍ وَوَسِّعْ عَلَیْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّکَ وَالْاَنْبِیَاءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ حَیَّا لَکَ اَنْ یَّحْمِلَ الرَّاحِمِیْنَ ۔

”اللہ تعالیٰ زندگی اور موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے اس کے لیے موت نہیں میری ماں فاطمہ بنت اسد کو بخش دے۔ اور اسکی قبر کو وسیع فرما اپنے نبی کے طفیل اور مجھ سے پہلے کے انبیاء کے طفیل بیشک توسیع بڑا رحم والا ہے۔“

اس حدیث سے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات میں اور دیگر انبیاء کے وصال کے بعد بارگاہ الہی میں وسیلہ پیش کرنا ثابت ہے۔

علامہ نور الدین سمہودی فرماتے ہیں:

وَقَدْ یُکَوِّنُ التَّوَسُّلُ بِہِ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بِطَلَبِ ذٰلِکَ الْاَمْرِ بِمَعْنٰی اَنَّہُ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَادِرٌ عَلٰی السَّبَبِ فِیْہِ بِسُؤَالِہِ وَشَفَاعَتِہِ اِلٰی رَبِّہِ فِیَعُوْذُ اِلٰی طَلَبِ دُعَائِہِ وَاِنْ اَخْتَلَفَتْ الْعِبَادَةُ وَمِنْہٗ قَوْلُ الْقَائِلِ لَمْ اَسْأَلْکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ الْحَدِیْثُ وَ

لے محمد الدین علی بن احمد اسمہودی (۹۹ھ) وفاتوفی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴ ص ۹

لَا یُقَصَّدُ بِہِ اَلَا کَوْنُہُ صَلَی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَبَبًا وَشَفَاعًا۔ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل کبھی اس طرح ہوتا ہے کہ ایک چیز آپ سے طلب کی جاتی ہے مطلب یہ ہوتا ہے کہ آپ بارگاہ الہی میں دعا و شفاعت کے ذریعے سبب بننے پر قادر ہیں۔ اس کا مال یہ ہوگا کہ آپ سے دعا کی درخواست ہے اگرچہ الفاظ مختلف ہیں۔ اسی قسم سے معافی (حضرت ربیعہ) کی درخواست ہے: اَسْأَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ (الحديث) میں آپ سے جنت میں آپ کی رفاقت کی درخواست کرتا ہوں۔ اس کا مقصد یہی ہے کہ آپ اس مقصد کے لیے سبب اور سفارشی ہیں۔

حضرت سواد بن قارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں:

وَإِنَّکَ اَذْنٰی الْمُسْتَیْلِیْنَ وَسِیْلَۃٌ

اِلٰی اللّٰہِ یَا اَبْنَ الْاَکْرَمِیْنَ الْاَکْثَابِیِّ

وَكُنْ لِّی شَفِیْعًا یُّدْرِکُ لَدُوْشَفَاعَۃٍ

بِمَعْنٰی فَعْدِلًا عَنْ سَوَادِ بْنِ قَارِبٍ

”طیب و مکرم حضرات کے فرزند! آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمام رسولوں

سے زیادہ قریب و وسیلہ ہیں۔“

آپ اس دن میٹھے شفع ہوں گے جس دن کوئی شفاعت کرنے والا ہوا۔

بن قارب کو کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکے گا۔“

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم طائف سے واپسی پر حجرۃ النثرین فرما رہے تھے۔

اُس وقت قبیلہ ہوازن کے بچوں اور عورتوں میں سے چھ ہزار قیدی آپ کے ہمراہ تھے۔

لے نور الدین علی بن احمد اسمہودی، وفاتوفی دار احیاء التراث العربی بیروت ۲۴ ص ۹

لے عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہاب النجدی، مختصر سیرۃ الرسول (مکتبہ سلفیہ لاہور) ص ۶۱







فرماتے ہوئے سنا جیسے آپ کسی انسان سے گفتگو فرما رہے ہوں، کیا وضو خوانے میں کوئی آپ کے ساتھ تھا؟ آپ نے فرمایا: یہ بنو کعب کا رجز خواں مجھے مرد کے لیے پکار رہا تھا اور اس کا کہنا ہے کہ قریش نے ان کے خلاف بنو کعب کی امداد کی ہے۔ تین دن کے بعد آپ نے صحابہ کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے سنا کہ رجز خواں اشعار پیش کر رہا تھا:

یہ بھی صحابی ہیں جنہوں نے تین دن کی مسافت سے بارگاہ رسالت میں فریاد کی اور ان کی فریاد سنی گئی۔

حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک نابینا صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر درخواست کرتے ہیں کہ میرے لیے بینائی کی دُعا فرمائی جائے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر چاہو تو میں تمہارے لئے دُعا کرتا ہوں اور چاہو تو صبر کرو اور صبر تمہارے لیے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا دُعا فرمادیں۔ آپ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر کے دو رکعت ادا کرو اور یہ دُعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَ اَتُوَجِّهُ اِلَيْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الْخِیْمَةِ  
یا مُحَمَّدُ اِنِّیْ تَوَجَّصْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هَذِهِ  
لِتَقْضِیَ اَللّٰهُمَّ سَفْعَةً فِیَّ۔

اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رحمت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں۔ یا محمد! میں آپ کے وسیلے سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ پوری کڑی جائے۔ اے اللہ! میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

۱۔ ابوہریرہؓ امام اکرم النیساہوری، المستدرک (دار الفکر بیروت) ج ۱ ص ۵۱۹  
نوٹ: ائمہ فقیہین، ابواب الدعوات (فرمحوہ کراچی) ص ۵۳ پر بھی یہ حدیث موجود ہے، لیکن اس میں لفظ یا محمد نہ مذکور کیا ہے۔ شاید اس حدیث کو بھی مقید ترمذی کے مخالف سمجھا گیا ہے۔ ۱۲۰ قادی

امام طبرانی کی روایت میں ہے کہ ابھی ہم وہیں بیٹھے تھے، زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ وہ صاحب نشریف لائے، ان کی بینائی بحال ہو چکی تھی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ انہیں کبھی تکلیف ہوئی ہی نہ تھی۔

اہل مدینہ قحط میں مبتلا ہو گئے، تو انہوں نے بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر اس کی شکایت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور بارش کی دُعا کی، تھوڑی دیر گزری تھی کہ زوردار بارش شروع ہوئی۔ مدینہ منورہ کے آس پاس کے لوگوں نے حاضر ہو کر شکایت کی کہ ہم تو دُوب جاتے ہیں۔ آپ نے دُعا کی اے اللہ! ہمارے ارد گرد بارش ہو ہم پر نہ ہو۔ چنانچہ بادل آس پاس سے اس طرح ہٹ گیا جیسے تاج ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ اَدْرَاکَ ابُو طَالِبٍ هَذَا اَلْیَوْمَ لَسَرَّهٗ فَقَالَ لَهُ بَعْضُ  
اَصْحَابِہٖ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! اَسَدَتْ لِقَوْلِہٖ  
وَاَبِیضُ یُسْتَسْقٰی الْغَمَامُ بِوَجْہِہٖ  
ثُمَّ اَلِیْتَامٰی عِصْمَہٗ لِیَلَا زَمِیْلَہٗ

فَقَالَ اَجَلٌ۔

اگر ابو طالب اس دن کو پا۔ تے، تو انہیں خوشی ہوتی۔ ایک صحابی نے عرض کیا حضور! آپ کا اشارہ ان کے اس شعر کی طرف ہے، گورے رنگ والے جن کے چہرے کے وسیلے سے بارش کی عامانگی جاتی ہے۔ یتیموں اور ناداروں کے ملجا و ماویٰ! فرمایا: ہاں!



## وصال کے بعد توسل

امام قسطلانی، ابن مبر سے نقل کرتے ہیں کہ جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کی اطلاع ملی تو روتے ہوئے حاضر ہوئے اور حیرۃ النور سے کپڑا اٹھا کر یوں عرض کرنے لگے:

وَلَوْ أَنَّ مَوْتَكَ كَانَ اخْتِيَارًا لَجَدُّنَا لِمَوْتِكَ بِالنَّفْسِ  
أَذْكُرُكَ يَا مُحَمَّدٌ عِنْدَ رَبِّكَ وَلَكُنْ مِنْ جِبَالِكَ - لہ

”اگر آپ کی موت میں ہمیں اختیار دیا جاتا تو ہم آپ کے وصال کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیتے۔ حضور! اپنے رب کے پاس ہمیں یاد کرنا اور ہمارا خیال ضرور رکھنا۔“

ایک صاحب کسی مقصد کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات کرنا چاہتے تھے لیکن کامیابی نہ ہوئی۔ انہوں نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تذکرہ کیا۔ انہوں نے فرمایا: وضو کر کے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا مانگو: اللَّهُمَّ اقْبَلْ اسْتِثْنَاكَ الْخ

انہوں نے یہ عمل کیا نہ صرف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہو گئی اور انہوں نے ان کی حاجت پوری کر دی، بلکہ فرمایا: جب کوئی کام ہو تو میرے پاس آجانا۔ یہ سنا واپسی پر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملے اور شکریہ ادا کیا کہ آپ کی سفارش سے میرا کام ہو گیا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے سفارش بالکل نہیں کی۔ میں نے تو تمہیں دو عمل بتایا تھا جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نابینا صحابی کو تعلیم فرمایا تھا۔ (ملخصاً) لہ

لہ احمد بن محمد القسطلانی، امام، (م ۲۰۲ ص ۵۰) مواہب لدنیہ (مع شرح الزرقانی) ج ۸ ص ۳۲۲  
لہ الطسلبانی، امام، المعجم الصغير ص ۱۰۳

حضرت مالک الدار (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن) راوی ہیں کہ حضرت محمد فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں قحط واقع ہو گیا۔ ایک صاحب (حضرت بلال بن حارث مرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور پر حاضر ہوئے اور عرض کی:

يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَسْقِ لَأَمْتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا  
”یا رسول اللہ! اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیے کیونکہ وہ لوگ ہلاک ہوئے جا رہے ہیں۔“

قَالَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَسَامِ وَقَالَ  
أَمْتُ عُمَرَ فَمَنْزُورَةٌ أَنْ يَسْتَسْقِيَ لِلنَّاسِ فَإِنَّهُمْ سَيُسْقَوْنَ  
وَقُلْ لَهُ عَلَيْكَ الْكَيْسُ الْكَيْسُ فَإِنَّ الرَّجُلَ عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ  
قَالَ فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ يَا رَبِّ مَا آتَوْنَا إِلَّا مَا عَجَزَتْ عَنْهُ  
”خواب میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: عمر کے پاس ہواؤ اور انہیں کہو کہ لوگوں کے لیے بارش کی دعا کریں، انہیں بارش دی جائے گی اور انہیں کہو کہ امتیاط کا دامن مضبوطی سے پکڑے رہو۔ وہ صاحب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اور ماجرا بیان کیا۔ حضرت عمر رو دیے۔ اور کہا یا اللہ! میں اپنی بساط بھر کو تباہی نہیں کرنا۔“

حضرت فاروق عظیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دو خلافات ہیں ۱۔ میں پھر قحط واقع ہوا، جسے عاظم الزماوہ کہتے ہیں۔ حضرت بلال بن حارث مرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ان کی قوم بنو منزلیہ نے کہا ہم مرسے جا رہے ہیں کوئی بھری ذبح کیجئے۔ فرمایا: جبریوں میں کچھ نہیں رہا۔ اصرار پڑھا تو انہوں نے بھری ذبح کی۔ جب اس کی کھال اتاری تو نیچے سے سرخ بڑی مٹی

لہ ابن عبد البر النمري القطر ص ۱  
الاستیعاب (دار صادر، بیروت) ج ۲ ص ۶۴







فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَذْكَوْا خَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ فَقَالَ  
يَا مُحَمَّدٌ صَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ فَكَأَنَّكَ لَشَظْمٌ مِنْ عَقَالٍ  
ایک شخص نے نہیں کہا: اس ہستی کو یاد کرو جو تمہیں تمام انسانوں سے زیادہ  
محبوب ہو انہوں نے کہا: یا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم اور اسی وقت چنگے بھلے  
ہو گئے، گویا قید سے آزاد کر دیے گئے ہوں۔

”اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص کا پاؤں  
سو گیا، تو آپ نے اسے فرمایا: اس ہستی کو یاد کرو جو تمہیں سب انسانوں سے  
زیادہ محبوب ہیں۔“ اس نے کہا: محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کا پاؤں صبح ہو گیا۔

”بتیم بن عدی کہتے ہیں کہ بنو عامر نے بصرہ میں اپنے جانور کھیتی میں چرائے انہیں طلب  
کرنے کے لیے حضرت موسیٰ اشعری (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہما) کی طرف بھیجے گئے۔ بنو عامر  
نے بلند آواز سے اپنی قوم آل عامر کو بلایا تو حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) اپنے  
رشتہ داروں کی ایک جماعت کے ساتھ نکلے انہیں حضرت ابو موسیٰ کے پاس لایا گیا۔ آپ نے  
پوچھا: آپ کیوں نکلے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنی قوم کی پکار سنی تھی۔ حضرت ابو موسیٰ  
اشعری رضی اللہ عنہ نے انہیں تازیانے لگائے۔ اس پر حضرت نابغہ (صحابی) رضی اللہ عنہ  
نے کہا:۔

فَإِنْ تَكُ لِإِبْنِ عَفَّانٍ أَمِينًا فَلَمْ يَبْعَثْ بِكَ الْبَرَاءَ أَمِينًا  
وَيَا قَبْرَ النَّبِيِّ وَصَاحِبِهِ

لے ابو زکریا یحییٰ بن شرف النوذی، امام، الاذکار (مصطفیٰ البابی العلوی مصر) ص ۲۴۱

لے ایضاً

ص ۲۴۱ ” ” ”

لے ابن عبد البر النمري القرطبي (م ۴۶۳ھ) الاستيعاب على الاصناف (دار صادر بیروت) ج ۳ ص ۵۸۹

”اگر تو ابن عفان کا امین ہے، تو انہوں نے تجھے احسان کرنے والا امین بنا کر نہیں بھیجا؟  
”اے نبی اور ان کے دو صاحبوں کی قبر! اے ہمارے فریادرس!

کاش آپ ہماری فریاد سن لیں!

حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا  
جب حراست میں میدان جنگ سے گزریں تو بے ساختہ فریاد کی:

يَا مُحَمَّدًا يَا مُحَمَّدًا صَلِّ عَلَيْكَ اللَّهُ وَمَلَكَ السَّمَاءِ  
هَذَا أَحْسَنُ مِنْ بَالِغِ مَاءٍ مُقَطَّعِ الْأَعْضَاءِ  
يَا مُحَمَّدًا أَوْ بَنَاتِكَ سَبَايَا وَذُرِّيَّتِكَ مُقْتَلَةٌ تَسْفِي  
عَلَيْهَا النَّصَبَا — قَالَ فَأَبْكَتُ كُلَّ عَدُوٍّ وَصَدِيقٍ إِلَيْهِ  
”اے بہت ہی تعریف کیے ہوئے: امداد (دومرتبہ) اللہ تعالیٰ آپ پر

رحمتیں نازل فرمائے اور آسمانی فرشتے درود بھیجیں، یہ حسین میدان میں ہیں،  
خون میں نہاتے ہوئے، اعضاء کاٹے ہوئے۔ یا محمد! امداد! آپ کی بیٹیاں  
حراست میں ہیں، آپ کی اولاد شہید کر دی گئی۔ باد صبا ان پر مٹی اڑا رہی ہے۔  
راوی کہتے ہیں ان کی پُرسوز فریاد نے ہر اپنے اور بیگانے کو رولا دیا۔

امت مسلمہ — اور توسل

اجماع صحابہ

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ راوی ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ  
بارشش کی دُعا اس طرح مانگا کرتے تھے۔

البدایہ والنہایہ (مکتبہ المعارف بیروت) ج ۸ ص ۱۹۳

لے ابن کثیر



عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَ إِذَا قَوَّضَ لِمَنْ سَقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِبَيْتِنَا صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ  
فَنَسْتَقِيْنَا وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ بَيْتِنَا فَاسْتَفْنَا قَالَ فَيَسْقُونَ  
”حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ قحط میں  
مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر فاروق، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے  
وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے ہا اہا اہم تیری بارگاہ میرے  
نبی کے محترم چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں تو ہمیں سیراب فرما تو انہیں بارش  
عطا کر دی جاتی۔“ (المختصا)

ابن قیمیہ اور ان کے مقلدین کہتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور  
نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بجائے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ پیش کیا۔  
اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے وصال کے بعد توسل جائز نہیں۔  
یہ کلام برا مغالطہ ہے۔

① اس حدیث سے یہ ثابت ہو گیا کہ بارگاہ الہی میں صرف اعمال صالحہ کا وسیلہ پیش کرنا  
ہی جائز نہیں، بلکہ ذوات صالحین کا وسیلہ پیش کرنا بھی جائز ہے اور اس پر صحابہ کرام کا  
اجماع ہے کیونکہ یہ دعا صحابہ کرام کے اجتماع میں مانگی گئی اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا  
جبکہ تمہیں اس سے انکار ہے۔

② اگرچہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ برگزیدہ ہستی ہیں کہ خود ان کا وسیلہ بھی پیش کیا جاسکتا تھا،  
لیکن حضرت عمر فاروق نے یوں عرض کیا کہ یا اللہ! ہم تیرے نبی کے چچا کا وسیلہ پیش کرتے ہیں  
تو دراصل یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کا وسیلہ ہے۔

علامہ بدر الدین عینی کی نقل کردہ روایت میں ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
نے منبر پر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگی پھر حضرت عباس نے جو ان  
کے ساتھ منبر تشریف فرما تھے۔ ان الفاظ میں دعا کی:

اللَّهُمَّ لَمْ يَأْزِلْ بِلَاغُكَ إِلَّا بِذَنْبٍ وَ لَمْ يَكْشِفْ إِلَّا بِتَوْبَةٍ  
وَقَدْ تَوَجَّهْتُ إِلَى الْقَوْمِ إِلَيْكَ لِسُكَاكِي مِنْ بَيْتِكَ - لے  
”اے اللہ! بلاؤں گناہوں کے سبب ہی نازل ہوتی ہے اور توبہ ہی سے دور ہوتی  
ہے۔ یہ لوگ میرے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوئے ہیں کہ میرا تیرے نبی سے  
تعلق ہے۔“

ما فظ ابن عبد البر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:  
وَرَوَيْنَا مِنْ وَجْهِ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ خَرَجَ يَسْتَسْقِي وَيُخْرِجُ مَعَهُ  
بِالْعَبَّاسِ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَقِي بِإِلَيْكَ بِعَمِّ بَيْتِكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ وَنَسْتَسْقِي بِهِ فَاحْفَظْ فِيهِ لِبَيْتِكَ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ كَمَا حَفَظْتَ الْعُلَمَاءَ مِنْ بَصَلِجِ إِيْسَاءِ  
”ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعدد روایات پہنچی ہیں کہ وہ حضرت  
عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ استسقاء کے لیے نکلے اور دعا کی اے اللہ!  
ہم تیرے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا کے وسیلے سے تیرا قرب پا رہتے ہیں،  
ان کو شفیع بناتے ہیں۔ پس تو ان میں اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حایت  
فرما جیسے تو نے دو بچوں کی ان کے باپ کی نیکی کے طفیل حفاظت فرمائی  
(کہ ان کی گرتی دیوار سیدھی کر دی)



اس سے ثابت ہوا کہ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دوسیلے سے دُعا کرنا دراصل نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہی سے توصل ہے۔

(۳) بارگاہِ خداوندی میں حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا تو مسلم تھا ہی، حضرت فاروق اعظم نے حضرت عباس کا وسیلہ پیش کر کے بتلادیا کہ توصل حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص نہیں ہے، بلکہ آپ کے قربت دار اور اہل صلاح امتیوں کا وسیلہ بھی پیش کیا جاسکتا ہے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ امتی کو وسیلہ نہیں بنا سکتے۔

حضرت سلیم بن عامر خباری راوی ہیں

إِنَّ السَّمَاءَ فَحِطَّتْ فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
وَأَهْلُ دِمَشْقَ يَسْتَشْفُونَ فَلَمَّا قَعَدَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمَنبَرِ  
قَالَ أَيْنَ يَزِيدُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ؟ قَالَ فَنَادَاهُ النَّاسُ  
فَأَقْبَلَ يَخْطُو فَاَمْرَهُ مُعَاوِيَةُ فَصَعِدَ الْمَنبَرَ فَقَعَدَ عِنْدَ  
رِجْلَيْهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ الْيَوْمَ  
بِخَيْرِنَا وَأَفْضَلِنَا اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَشْفِعُ إِلَيْكَ بِيَزِيدِ بْنِ  
الْأَسْوَدِ الْجُرَشِيِّ يَا يَزِيدُ ارْفَعْ يَدَيْكَ إِلَى اللَّهِ فَرَفَعَ يَزِيدُ  
وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ فَمَا كَانَ أَوْشَكَ أَنْ تَأْتَتْ سَعَابَةُ  
فِي الْمَغْرِبِ وَهَبَتْ لَهَا دِمَاحٌ فَسَقَيْنَا حَتَّى كَادَ النَّاسُ  
لَا يَتَصَلَوْنَ إِلَى مَنَامٍ لَهُمْ يَلَهُ

”بارش نہیں ہوئی تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اہل دمشق بارش کی دُعا کے لیے باہر نکلے۔ جب حضرت امیر معاویہ منبر پر بیٹھے، تو منبر پایا۔“

لے ابن سعد (م ۲۳۰ھ) الطبقات (دار صادر بیروت) ج ۲ ص ۴۴۴

یزید بن الاسود الجرشى کہاں ہیں؟ لوگوں نے انہیں بلایا تو وہ پھاڑ گئے ہوئے تشریف لائے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر وہ منبر پر چڑھے اور ان کے قدموں میں بیٹھ گئے۔ حضرت امیر معاویہ نے دُعا مانگی، اسے اللہ آج ہم بہتر اور افضل شخصیت کی سفارش پیش کرتے ہیں۔ اسے اللہ ہم تیری بارگاہ میں یزید بن الاسود بن الجرشى کی سفارش پیش کرتے ہیں۔

یزید اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاؤ۔ انہوں نے ہاتھ اٹھائے، لوگوں نے بھی ہاتھ اٹھا دیے (اور دُعا کی) اپنا ملک مغرب کی طرف سے ایک بادل اٹھا ہوا چلنے لگی اور زوردار بارش شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ لوگوں کو گھروں تک پہنچنا مشکل ہو گیا۔“

اس اجتماع میں صحابہ کرام بھی موجود ہیں، تابعین بھی حاضر ہیں۔ ان میں سے کسی نے ایک مرد صالح کے دوسیلے سے دُعا مانگنے پر اعتراض نہیں کیا۔ یہ بھی ان حضرات کا ہوا تو وصل پر اجماع ہے۔

## توصل — اور ائمہ اربعہ

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں

يَا مَالِكُ كُنْ شَافِعِي فِي فَاسِقَتِي      إِنِّي فَقِيرٌ فِي الْوَدَى لِعِفَاكَ  
يَا أَكْرَمَ الشَّعْلَيْنِ يَا كُنْزَ الْوَدَى      جُدْ لِي بِجُودِكَ وَارْحَمْنِي بِوَدَاكَ  
أَنَا طَائِعٌ رِبَا لِحُجُومِكَ وَلَمْ يَكُنْ      لِإِنِّي حَقِيقَةٌ فِي الْأَكْثَامِ سِوَاكَ

”اے میرے مالک! آپ میری حاجت میں شافع ہوں،“

”میں تمام مخلوق میں آپ کے غنا کا فقیر ہوں۔“

لے ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام، قصیدہ نعمانیہ (مع الخیرات النعمان) مکتبہ قدیرہ رضویہ فیصل آباد ص ۱۹۹/۲۰۰



”اے حق و انس سے زیادہ کریم! اے مخلوق کے خدائے! محمد پر احسان فرمائیں اور اپنی رضا سے مجھ سے راضی ہوں۔“

”میں آپ کی بخشش کا امیدوار ہوں اور آپ کے سوا مخلوق میں ابغیہ کا کوئی نہیں“  
حضرت امام مالک مسجد نبوی میں تشریف فرما ہیں منصور بن عوف بن اس کے غلیفہ ثانی نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار انور کی زیارت کے لیے حاضری دی تو حضرت امام مالک رحمہ اللہ تعالیٰ سے پوچھا: اے ابو عبد اللہ! میں قبلہ رخ ہو کر دو عاکروں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف رخ کروں۔ امام مالک نے فرمایا:

وَلَمْ تَصُفْ وَجْهَكَ عَنْهُ وَهُوَ وَسِيْلَتُكَ وَوَسِيْلَتُكَ  
اَبِيْكَ اَدَمُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بَلِ اسْتَقْبِلْهُ وَاسْتَشْفَعْ بِهٖ  
فَيُشَفِّعَهُ اللّٰهُ فِىْكَ ۔ لہ

”تم اپنا چہرہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیوں پھیر گے، سالانہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تیرا اور تیرے چہرہ کا سیدنا آدم علیہ السلام کا وسیلہ ہیں، بلکہ حضور کی طرف رخ کر ان سے شفاعت کی درخواست کر اللہ تعالیٰ تیرے بارے میں حضور کی شفاعت قبول فرمائے گا۔“

تعجب ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ مطہرہ میں بہت سے لوگوں کو کعبہ شریف کی طرف پاؤں پھیلانے سے روک دیکھا گیا ہے، انہیں کوئی منع نہیں کرتا، لیکن بارگاہ رسالت میں صلوات و سلام نہ کرنے والوں کو باصرار کہا جاتا ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگو اور اللہ تعالیٰ کے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف پشت نہ کر لو۔ فہذا للعجب والی اللہ المشتکی۔

حضرت امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لہ قاضی میاض مالکی، امام الشفا (فاروقی کتب خانہ، ملتان) ج ۲، ص ۳۳

اَللّٰهُمَّ ذَرِّعْ لِيْ وَهْمُ الْيَوْمِ وَسِيْلَتِيْ  
اَمْ جَوَابِهِمْ اَعْطٰى غَدًا بِمِدْي الْيَوْمِ صَحِيْفَتِيْ

”آل نبی میرا ذریعہ ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی طرف میرا وسیلہ ہیں۔“  
مجھے اُمید ہے کہ ان کے وسیلے سے مجھے قیامت کے دن نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔“

امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلے سے دعا مانگی، تو ان کے صاحبزادے حضرت عبد اللہ کو تعجب ہوا۔ امام احمد نے فرمایا:

اِنَّ الشَّافِعِيَّ كَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ وَكَالْعَاقِبَةِ لِلْبَدَنِ  
امام شافعی کی مثال ایسی ہے جیسے لوگوں کے لیے سورج اور بدن کے لیے صحت

## توسل اور ائمہ اعلام

سند توسل کے بارے میں علماء اسلام کے اقوال اور واقعات کو جمع کیا جاتے تو ایک بہت کتب تیار ہو سکتی ہے۔ اختصار کے پیش نظر چند علماء اسلام کے ارشادات نقل کیے جاتے ہیں، امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ (م ۵۰۵ھ) آداب السفر میں فرماتے ہیں:

وَيَذْخُلُ فِيْ جَمَلِيَّتِهِ زِيَارَةُ قُبُوْرِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ  
وَزِيَارَةُ قُبُوْرِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ وَسَائِرِ الْعُلَمَاءِ وَ  
الْاَوْلِيَاءِ وَكُلِّ مَنْ يُمْتَنِعُ بِرُكْبَتِكَ بِشَاهِدَةٍ فِيْ حَيَاتِهِ يَتَبَرَّكُ  
بِزِيَارَتِهِ بَعْدَ وَفَاتِهِ وَيَحْوِزُ شَدَّ الرِّجَالِ لِبُذْ اَلْغَرَضِ ۔ لہ

لہ احمد بن محمد بن حنبل (م ۲۴۱ھ) الصواعق المحرقة و مکتبہ القاموس مصر ص ۱۸۰

لہ یوسف بن اسماعیل البہانی، شواہد الحق لمصطفی البہانی، مصر ص ۱۶۶

لہ ابو حامد محمد بن محمد بن علی، الامام اعیان علوم الدین (دار المعرفۃ بیروت) ج ۲، ص ۲۴۷



”سفر کی دوسری قسم میں انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ تابعین اور دیگر علماء اولیاء کے مزارات کی زیارت بھی داخل ہے۔ زندگی میں جس کی زیارت سے برکت حاصل کی جا سکتی ہے۔ وفات کے بعد بھی اس کی زیارت سے برکت حاصل کی جا سکتی ہے۔ امام ابن الحاج جو علماء مشہور دین میں شمار ہوتے ہیں۔ انہوں نے اولیاء کرام انبیاء عظام اور خصوصاً حضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل اور استغاثہ کا طریقہ شرح و بسط سے بیان کیا ہے۔ ذیل میں چند اقتباسات نقل کیے جاتے ہیں، اگر میت عوام الناس میں سے ہے تو اس کی قبر کی زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ قبلہ کی جانب بیٹھ کر میت کی طرف رخ کرے۔ پچھے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کرے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھے۔ پھر جہاں تک مکان ہو میت کے لیے دعا کرے،

وَكَذَلِكَ يَدْعُو عِنْدَ هَذِهِ الْقُبُورِ عِنْدَ نَارِ كَلْبٍ نَزَلَتْ بِهِ  
أَفْ بِالْمُسْلِمِينَ وَيَقْضَوْنَ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى فِي زَوَالِهَا  
كَشْفِهَا عَنْهُمْ لَعْنَهُمْ

”اسی طرح ان قبر کے پاس جا کر دعا کرے۔ جب زائر پر یا مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑبڑ لائے کہ اس مصیبت کو زائر اور مسلمانوں سے دور فرمائے۔

ثُمَّ يَتَوَسَّلُ بِأَهْلِ تِلْكَ الْقُبُورِ أَعْنَى بِالنَّاصِلِ الْحَيِّينَ مِنْهُمْ  
فِي قَضَائِهِمْ حَوَائِجَهُمْ وَمَعْرِفَةِ ذُنُوبِهِ ثُمَّ يَدْعُو لِنَفْسِهِ  
وَلِوَالِدَيْهِ وَلِمَنْ شَاءَ مِنْهُمْ وَلَا قَادِرٌ بِهِ وَلَا هَلْ تِلْكَ الْقُبُورِ  
وَلِأَمْوَاتِ الْمُسْلِمِينَ وَلَا حَيَا فِيهِمْ وَذَرَبَتْهُمْ إِلَى يَوْمِ  
الَّذِينَ وَلِمَنْ غَابَ عَنْهُ مِنْ أَخْوَانِهِ وَيَجَاءُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى

بِالذَّعَاءِ عِنْدَهُمْ وَيَكْثُرُ التَّوَسُّلُ بِهِمْ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ  
اجْتَبَاَهُمْ وَشَرَّفَهُمْ وَكَرَّمَهُمْ فَكَمَا نَفَعَ بِهِمْ فِي الدُّنْيَا  
فَفِي الْآخِرَةِ أَلَسْ تَرَوْنَ أَنَّ حَاجَةً فَلْيَذْهَبِ إِلَيْهِمْ وَ  
يَتَوَسَّلْ بِهِمْ فَإِنَّهُمْ الْوَاسِطَةُ بَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَخَلْقِهِ  
وَقَدْ تَقَرَّرَ فِي الشَّرْعِ وَعِلْمِ مَا لِلَّهِ تَعَالَى بِهِمْ مِنْ  
الْإِعْتِنَاءِ وَذَلِكَ كَثِيرٌ مَشْهُورٌ وَمَا زَالَ النَّاسُ مِنَ الْعُلَمَاءِ  
وَالْكَابِرِ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ مَشْرِقًا وَمَغْرِبًا يَأْتِي بَرَكَاتُ بَرَكَاتٍ  
قُبُورِهِمْ وَيَجِدُونَ بَرَكَةً ذَلِكَ حَسًّا وَمَعْنَى لے

”پھر اپنی حاجتوں کے برائے اور گناہوں کی مغفرت میں اولیاء کرام کا وسیلہ پیش کئے پھر اپنے لیے والدین مشائخ اور اقرباء کے لیے ان اہل قبور کے لیے اور زندہ و مردہ مسلمانوں اور قیامت تک آنے والی ان کی اولادوں کیلئے اور جو بھائی غائب ہیں ان سب کے لیے دعا کرے۔

اور ان اولیاء کرام کے پاس کھڑا ہو کر عاجزانہ بارگاہ الہی میں دعا کرے اور کثرت سے ان کا وسیلہ پیش کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں منتخب فرمایا ہے اور انہیں شرافت و کرامت سے نوازا ہے۔ جس طرح دنیا میں ان کے ذریعے نفع عطا فرمایا ہے۔ آخرت میں اس سے زیادہ نفع ہے۔ جو شخص کسی حاجت کا ارادہ کرے، تو وہ ان حضرات کے پاس جائے اور ان کا وسیلہ پیش کرے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں۔

شریعت میں ثابت اور معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کی کثرت عزت افزائی فرماتا ہے اور یہ کثرت ہے اور مشہور ہے۔ علماء مشرق و مغرب کے عظیم اکابر مزارات اولیاء کی زیارت سے برکت حاصل کرتے رہے ہیں اور حسی اور معنوی



طور پر اس کی برکت پاتے رہے ہیں۔

پھر شیخ امام ابو عبد اللہ بن النعمان رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد نقل کرتے ہیں:

تَحَقَّقْ لِدَوَىِّ الْهَضَارِ وَالْإِعْتِبَارِ أَنَّ زِيَارَةَ قُبُورِ  
الصَّالِحِينَ مُحَبُّبَةٌ لِأَجْلِ التَّابَرِكِ مَعَ الْإِعْتِبَارِ فَإِنَّ  
بَرَكَتَهُ الصَّالِحِينَ جَارِيَةٌ بَعْدَ مَمَاتِهِمْ كَمَا كَانَتْ فِي  
حَيَاتِهِمْ وَالِدَعَاءُ عِنْدَ قُبُورِ الصَّالِحِينَ وَالْتِفَاقُ بِهِمْ  
مَعْمُولٌ بِهِ عِنْدَ قُلَمَائِنَا الْمُعَقِّقِينَ مِنْ أُمَّةِ الدُّنْيَا

”ارباب بصیرت و اعتبار کے نزدیک ثابت ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات کی زیارت برکت اور رحمت حاصل کرنے کے لیے محبوب ہے، کیونکہ اولیاء کرام کی برکت ان کی (ظاہری) زندگی کی طرح وصال کے بعد بھی جاری ہے۔ اولیاء کرام کی قبروں کے پاس دعا کرنا اور ان کو وسیلہ بنانا، ہمارے علمائے محققین و متقدمین کا معمول ہے۔“

اس کے بعد انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے مزارات پر حاضری دینے کے

بارے میں مشرعاتے ہیں:

وَأَمَّا عَظِيمُ جَنَابِ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ صَلَوَاتُ اللَّهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ فَيَأْتِي إِلَيْهِمُ الرَّائِدُ وَيَتَحَيَّنُ عَلَيْهِ قَصْدُهُمْ مِنَ الْأَمَاكِنِ الْبَعِيدَةِ، فَإِذَا أَجَاعَ إِلَيْهِمْ فَلْيَتَصَفَّ بِالذَّلِّ وَالِإِنْكَسَارِ وَالْمُسْكَنَةِ وَالْفَقْرِ الْحَاجَةِ وَالِإِحْطَارِ وَالْخُضُوعِ، وَيُخَفِّرُ قَلْبَهُ وَخَاطِرَهُ إِلَيْهِمْ وَإِلَى مُشَاهَدَتِهِمْ بِعَيْنِ قَلْبِهِ لَا بِعَيْنِ بَصَرِهِ، لِأَنَّهُمْ لَا يَبْهَتُونَ

لہ ابن الحاج، امام،

المدخل ۱۵ ص ۲۲۹

وَلَا يَغَيَّرُونَ ثَمَرُ شَيْءٍ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ يَصَلِّي عَلَيْهِمْ وَيَتَوَضَّعُ عَنْ أَصْحَابِهِمْ ثُمَّ يَتَوَضَّعُ عَلَى النَّاسِ بَعَيْنَ لَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ثُمَّ يَتَوَسَّلُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِهِمْ فِي قَضَاءِ مَا رِيَهُ وَمَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ وَيَسْتَغِيثُ بِهِمْ وَيَطْلُبُ حَوَائِجَهُ مِنْهُمْ وَيَحْجِزُ الْإِجَابَةَ بِبَرَكَتِهِمْ وَيَقْوِي حُسْنَ ظَنِّهِ فِي ذَلِكَ فَإِنَّهُمْ بَابُ اللَّهِ الْمَفْتُوحِ۔

وَجَرَتْ سُنَّتُهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى فِي قَضَاءِ الْحَوَائِجِ عَلَى أَيْدِيهِمْ وَبَسْبَبِهِمْ وَمَنْ عَجَزَ عَنِ الْوُضُوءِ إِلَيْهِمْ فَلْيَتَوَسَّلْ بِالسَّلَامِ عَلَيْهِمْ وَيَذْكُرْ مَا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ مِنْ حَوَائِجِهِ وَمَغْفِرَةِ ذُنُوبِهِ وَسَيَّرِ عِيُوبِهِ إِلَى غَيْرِ ذَلِكَ فَإِنَّهُمْ السَّادَاتُ الْكَرَامُ وَالْكَرَامُ لَا يَزِيدُونَ مَنْ سَأَلَ لَهُمْ وَلَا مَنْ تَوَسَّلَ بِهِمْ وَلَا مَنْ قَصَدَهُمْ وَلَا مَنْ لَحَا إِلَيْهِمْ لَه

”انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عظیم بارگاہ میں زائر حاضر ہو اور اس پر لازم ہے کہ دور دراز سے ان کا قصد کرے۔ جب ان کی بارگاہ میں حاضر ہو تو عاجزی انکساری، فقر و فاقہ، حاجت و اضطرار اور فروتنی سے موصوف ہوا اپنے دل اور خیال کو ان کی بارگاہ میں حاضر کرے اور سر کی آنکھ سے نہیں دل کی آنکھ سے ان کی زیارت کی طرف متوجہ ہو، کیونکہ انبیاء کرام کے اجسام مبارک میں بوسیدگی اور تغیر پیدا نہیں ہوتا۔ پھر اللہ تعالیٰ کے شایان شان حمد و ثناء کئے انبیاء کرام پر درود بھیجے، ان کے اصحاب کے لیے رخصائے الہی کی دعا کرے



اور قیامت تک اصحاب کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لیے عاصی رحمت کرے  
پھر اپنی حاجتوں کے برائے اور گناہوں کی مغفرت کے لیے اللہ تعالیٰ کی  
بارگاہ میں انبیاء کرام کا وسیلہ پیش کرے، ان کی بدولت امداد کی درخواست  
کرے اور اپنی حاجتیں ان سے طلب کرے اور یقین کرے کہ ان کی برکت سے  
وُعا مقبول ہوگی اور اس سلسلے میں تمام تر حسن ظن سے کام لے کیونکہ یہ حضرات  
اللہ تعالیٰ کا کھلا ہوا دروازہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی عادتِ کریمہ جاری ہے کہ اُن کے سبب اور ان کے ہاتھوں پر  
حاجتیں بر لانا ہے جو شخص ان کی بارگاہ میں حاضر نہ ہو سکے، وہ ان کی بارگاہ میں  
سلام بھیجے اور اپنی حاجتوں گناہوں کی مغفرت اور خوب کی پوشیدگی وغیرہ کا  
ذکر کرے کیونکہ یہ حضرات سادات کرام ہیں اور کریم سوال کرنے والے وسیلہ  
پکڑنے والے قصد کرنے اور پناہ لینے والے کو نہیں کرتے۔

## حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل

اور امام ابن الحجاج

وَأَمَّا فِي زِيَارَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ فَعَلَّ مَا ذَكَرَ يَزِيدُ عَلَيْهِ أَعْظَافُهُ أَعْنِي  
فِي الْإِتِّكَاسِ وَالذَّلِّ وَالْمُسْكَنَةِ لِأَنَّهُ الشَّافِعُ الْمُسْتَفْعُ  
الَّذِي لَا تَرُدُّ شَفَاعَتُهُ وَلَا يَخْجُبُ مَنْ قَصَدَهُ وَلَا مَنْ  
نَزَلَ بِسَاحَتِهِ وَلَا مَنْ اسْتَعَانَ أَوْ اسْتَعَاثَ بِهِ إِذَا تَوَلَّى  
عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ قُطْبُ دَارَةِ الْكَمَالِ وَغُرُوبِ

مَلَائِكَةِ اللَّهِ۔

فَمَنْ تَوَسَّلَ بِهِ أَوْ اسْتَعَاثَ بِهِ أَوْ طَلَبَ حَوَائِجَهُ مِنْهُ فَلَا  
مِرَّةَ وَلَا يَخْجِبُ لِمَا شَهِدَتْ بِهِ الْمَعَانِيَةُ وَالْأَتَامُ وَتُجَاجِ  
إِلَى الْأَدَبِ الْكَلْبِيِّ فِي نِيَّاتِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَقَدْ  
قَالَ عُلَمَاءُنَا رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ الشَّارِعَ يُشْعِرُ نَفْسَ بَانٍ  
وَأَقْبَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ كَمَا هُوَ فِي حَيَاتِهِ  
إِذَا لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَحَيَاتِهِ أَعْنِي فِي مُشَاهَدَتِهِ لِكُنْتُمْ  
وَمَعْلُومَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَنْ أَرْبَعِهِمْ وَخَوَاطِرِهِمْ  
وَذَلِكَ عِنْدَهُ جَلِّي لَا خَفَاءَ فِيهِ۔

”حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت میں مذکور  
امور یعنی عاجزی، انکساری اور مسکنت میں کسی گناہ اضافہ کرے، کیونکہ آپ و مقبول  
الشفاعة شافع ہیں، جن کی شفاعت رو نہیں کی جاتی۔ آپ کا قصد کرنے والا آپ  
کے دربار میں حاضر ہونے والا آپ سے استعانت و استغاثہ کرنے والا محروم  
نہیں لڑنا یا مانتا، کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دائرہ کمال کے قطب اور  
مکمل الہی کے دو ہیں۔

جو شخص آپ کا وسیلہ پکڑتا ہے یا آپ کے ذریعے مدد طلب کرتا ہے اپنی حاجتیں  
طلب کرتا ہے، وہ محروم نہیں کیا جاتا۔ مشاہدہ اور آثار اس پر شاہد ہیں۔ آپ کی  
زیارت میں کامل ادب کی ضرورت ہے۔ ہمارے علماء رحمہم اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ  
زائر یوں محسوس کرے کہ میں آپ کے سامنے کھڑا ہوں جیسے کہ آپ کی حیات  
ظاہر میں تھا، کیونکہ آپ کی موت اور حیات میں فرق نہیں ہے۔ آپ اُمت کا

مشاہدہ فرماتے ہیں اور اُن کے احوال، نیتوں، ارادوں اور خیالات کو  
ملاحظہ فرماتے ہیں اور یہ آپ کے نزدیک ظاہر ہے، اس میں کوئی گناہ نہیں ہے  
ابھی امام ابن الحلیج کی یہ عبارت گوری ہے،  
فَمَنْ ارَادَ حَاجَةً فَلْيَذْهَبْ إِلَيْهِمْ وَيَسْأَلْ بِهِمْ فَإِنَّهُمْ  
الْوَاسِطَةُ بَيْنَ اللَّهِ تَعَالَى وَخَلْقِهِ

”جو شخص کسی حاجت کا ارادہ کرے وہ اولیاءِ کرام کے مداخلت پر جائے اور  
ان کا وسیلہ پڑے، کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مخلوق کے درمیان واسطہ ہیں  
حضرت علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں،

قِيلَ اِذْ تَخَيَّرْتُمْ فِي الْأُمُورِ فَأَسْتَعِينُوا مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ  
کہا گیا ہے کہ جب تم مختلف امور میں حیران ہو جاؤ تو اہل قبور سے استعانت کرو  
یعنی اہل قبور کے وسیلے سے دعا کرو، اللہ تعالیٰ مراد میں برلائے گا۔

امام علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،  
اعْلَمُوا أَنَّ يَجُوزُ وَيَحْسُنُ التَّوَسُّلُ وَالِاسْتِعَانَةُ وَالتَّشْفَعُ  
بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَبِّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى  
وَجُوزُ ذَلِكَ وَحُسْنُهُ مِنَ الْأُمُورِ الْمَعْلُومَةِ لِكُلِّ ذِي دِينٍ  
الْمَعْرُوفَةِ مِنْ فِعْلِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَسَائِرِ السَّلَفِ  
الصَّالِحِينَ وَالْعُلَمَاءِ وَالْعَوَامِّ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَلَمْ يَنْهَ  
أَحَدٌ ذَلِكَ مِنْ أَهْلِ الْأَدْيَانِ وَلَا سَمِعَ بِهِ فِي مَرْمٍ  
مَنْ الْأَزْمَانِ حَتَّى جَاءَ ابْنُ تَيْمِيَّةَ فَتَكَلَّمَ فِي ذَلِكَ بِكَلَامٍ

يُكَلِّسُ رَقِيْبَهُ عَلَى الْمَشْفَعَةِ الْأَعْمَامِ

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تو مثل، استعانت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ  
میں شفاعت کی درخواست جائز اور مستحسن ہے۔ اس کا جزا اور حسن، ان امور  
میں سے ہے جو ہر مومن کو معلوم ہے اور انبیاء و مرسلین، سلف صالحین، علماء  
اور عامۃ المسلمین کا طریقہ ہے کسی دین والے نے اس کا انکار نہیں کیا اور  
نہ ہی کسی زمانے میں یہ انکار ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ ابن تیمیہ آیا اور اُس نے اس  
میں کلام کیا، ضعیف اور ناواقف لوگوں کے لیے تلمیس سکام لیا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی بارگاہ رسالت میں عرض کرتے ہیں،

يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَرُفْتَ  
قَضَائِدِي بِمَدِينِي قَدْ رُفِعَ  
مَدْحُكَ الْيَوْمَ أَرْجُو الْفَضْلَ مِنْكَ عَذَا  
مِنَ الشَّفَاعَةِ فَالْحَقُّ بِهَا طَرَفًا  
بِكُمْ قَدْ تَسَلَّ يَرْجُو الْعَفْوَ عَنْ كُلِّ  
مَنْ خَوْفِهِ جَفْنُهُ الْهَامِي لَقَدْ ذَرَفْنَا

”میرے آقا! اے اللہ کے رسول! آپ کی مدح میں کہے ہوئے میرے قصیدے  
شرافت والے ہو گئے ہیں۔“

”آج میں نے آپ کی نعت کہی ہے اور کل مجھے آپ سے شفاعت کی امید ہے  
وہاں مجھے بھی نظر میں رکھیے۔“

”بندۂ گنہگار نے آپ کا وسیلہ پکڑا ہے، اُسے امید ہے کہ لغزشیں معاف کر دی  
جائیں گی، خوف کے سبب اس کی پلکوں سے آنسو بہہ رہے ہیں۔“





مَعَ شَهْرِيَّةٍ وَهُوَ مِنْ أَطْمَ الْإِجْمَاعَاتِ الْإِسْلَامِيَّةِ وَ  
وَمَا يَسْتَلِهُ مُعَاوِيَةَ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فِي خِلَافَتِهِ  
”یہ وہ دُعا ہے جسے تمام صحابہ نے برقرار رکھا اور کسی نے اس پر انکار نہیں  
کیا“ علائکہ یہ دُعا مشہور ہے۔ یہ واضح ترین اجماع اقرار ہے، ایسی ہی دُعا  
حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اپنے دور خلافت میں مانگی تھی  
قاضی شوکانی اپنے رسالہ الدر النضید میں لکھتے ہیں:

إِنَّ التَّوَسُّلَ بِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي حَيَاتِهِ  
وَبَعْدَ مَوْتِهِ وَفِي حَقْوَنِهِ وَمَغِيْبَتِهِ - إِنَّهُ قَدْ ثَبَتَ التَّوَسُّلُ  
بِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمَ فِي حَيَاتِهِ وَقَدْ ثَبَتَ التَّوَسُّلُ  
بَعْدَ مَوْتِهِ بِإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ -

”حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے توسل آپ کی حیات میں بھی ہے اور  
وصال کے بعد بھی، آپ کی بارگاہ میں بھی ہے اور بارگاہ سے دور بھی، حضور اکرم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ میں آپ سے توسل ثابت ہے۔  
آپ کے وصال کے بعد دوسروں سے توسل ثابت ہے۔“

نواب صدیقی حسن خاں بھوبالی عرض کرتے ہیں:

يَا سَيِّدِي يَا عَزَّوَجِي وَوَسِيلِي يَا عِدَّتِي فِي شِدَّةٍ وَسَخَاءٍ  
قَدْ جِئْتُكَ يَا بَيْتَكَ ضَارِعًا مُتَضَرِّعًا  
مُنَادِيًا وَرَدَّاءًا لِي مُسْتَعَاثًا فَارْتَحِمْنِي  
يَا أَرْحَمَ رَحِمَتِي لِلْعَالَمِينَ بَكَائِي

لے محمد عبدالرحمن ۱ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی ج ۴، ص ۲۸۲

لے الینا ۱ ” ” ” ” ” ”

لے وحید الزمان، نواب ۱ شامیہ مدینہ المہدی (اسلامی کتب خانہ سواکھٹ، ص ۲۰)

”اے میرے آقا! اے میرے سہارے، میرے وسیلے،  
سختی اور نرمی میں میرے کام آنے والے۔“

”میں آپ کے دروازے پر اس حال میں حاضر ہوا ہوں کہ میں  
ذلیل ہوں، گڑگڑا ہوں اور میری سانس پھولی ہوئی ہے۔“

”آپ کے سوا میرا کئی نہیں ہے جس سے مدد مانگی جاسکے۔“

اے رحمۃ للعالمین! میری آہ و بیکار پر رحم فرمائیے۔

نواب وحید الزمان لکھتے ہیں:

وَلَيْتَ شِعْرِي إِذَا جِئْتُكَ التَّوَسُّلُ إِلَى اللَّهِ بِالْأَحْمَالِ  
الصَّالِحَةِ فَيُقَاسُ عَلَيْهَا التَّوَسُّلُ بِالْصَّالِحِينَ أَيْضًا  
قَالَ النُّجَاشِيُّ فِي الْحَصَنِ فِي آدَابِ الدُّعَاءِ مَنْصَأًا أَنْ يَتَوَسَّلَ  
إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِأَنْبِيَائِهِ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِهِ -

”جب کتاب وقت سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اعمالِ صالحہ کا وسیلہ پیش  
کرنا جائز ہے، تو اس پر اولیاء کرام کے توسل کو قیاس کیا جائے گا۔ علامہ  
جزری چھٹین میں فرماتے ہیں دُعا کا ایک ادب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ  
کی بارگاہ میں انبیاء و اولیاء کا وسیلہ پیش کیا جائے۔“

## توسل اور علماء دیوبند

مولوی محمد دست اسم ناٹووی بانی دارالعلوم دیوبند اپنے قصائد قاسمی میں  
عرض کرتے ہیں:

لے وحید الزمان، نواب ۱ مدینہ المہدی ص ۴۸





» آگاہ آپ کے دربار کے علاوہ میرا کوئی سہارا نہیں،

۲ فرمیں صحابہ و تابعین کی بارگاہ میں التجا کرتے ہیں

اَسْتَعِينُوا رَاعِيًا مِنْ مَضْطَرَعٍ شَتْرُوْا اَذِيْلَكُمْ اِلَى الْمَدَدِ

» عاجز و مضطر کے لیے (اللہ تعالیٰ سے) مدد طلب کریں اور مدد کے لیے

تیار ہو جائیں۔

## توسل — اور عالم اسلام کے موجودہ علماء

فاضل علامہ مولانا محمد عاشق الرحمن قادری الزآباد نے اپنی تالیف مجاہدیت کا حرف حقانیت

میں پاک و ہند اور دیگر ممالک کے علماء سے حاصل کردہ ایسے فتاویٰ جمع کر دیے ہیں جو

مسئلہ توسل سے متعلق ہیں۔ اس کتاب کے چند اقتباسات ذیل میں پیش کیے جاتے ہیں،

### خطیب بغداد

حضرت سیدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جامع مسجد بغداد

کے امام اور مدرس، مولانا عبدالکریم محمد توسل کے جائز ہونے پر دلائل پیش کرنے کے بعد

فرماتے ہیں،

فَكَيْفَ يَنْبَغِي مَجَالُ انْكَارِ التَّوَسُّلِ بِذَوَاتِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ فَالتَّوَسُّلُ بِهِمْ وَبِالْأَوْلِيَاءِ الْكِبَرِيَّاءِ وَ

بِأَعْمَالِهِمُ الصَّالِحَةِ وَبِأَعْمَالِ نَفْسِ الدَّاعِيْنَ كُلِّ ذَٰلِكَ حَقٌّ

منہ اشرف علی تھانوی،

منہ محمد عاشق الرحمن قادری،

حرف حقانیت

ص ۴۵ - ۴۳

مَشْفُوعٌ وَلَا يَنْكَرُهُ الْاَجَاهِلُ غَيْبِيْ اَخْرَجَ عَنْ

طُرُقِ الشَّيْءِ وَاجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَمَا اِلَّا الْمُسْلِمُونَ

حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ لَهُ

» پس رسولان گرامی علیہم السلام کی ذوات مبارکہ سے توسل کے انکار کی نفی

کیسے رہ جاتے گی؟ ان سے اولیاء کرام، ان کے اعمال صالحہ اور دُعا کرنے

والے کے اپنے اعمال سے توسل، سب حق اور مشروع ہے۔ اس کا انکار

وہ جاہل اور غیبی ہی کہہ سکا جو راہ ہدایت اور مسلمانوں کے اجماع سے برگشتہ ہو

جس کام کو مسلمان اچھا سمجھیں، وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

اس جواب پر جن علماء نے تصدیقی و مستطاف فرمائے ہیں، ان کے اسماء یہ ہیں

مولانا محمد نمر، خطیب جامع مسجد قادریہ، بغداد شریف

مولانا نوری سیاب، امام جامع مسجد قادریہ، بغداد شریف

مولانا رشید حسن، بغداد شریف

مولانا محمد شیخ عبدالقادر، امام و خطیب مقام البر شیخ، بغداد شریف

کلید الشریعہ، بغداد کے استاذ علامہ احمد حسن اللہ فرماتے ہیں،

فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى هُوَ الْمُتَوَسِّلُ فِي كُلِّ شَيْءٍ وَبِنَاءٌ عَلَى

هَذِهِ الْعَقِيدَةِ فَلَا مَانِعَ شَرْعًا فِي التَّوَسُّلِ بِالْأَوْلِيَاءِ

عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ مُطْلَقًا. بَلْ إِنَّ التَّوَسُّلَ

لَا يَحِلُّ بِالتَّوَحُّيدِ كَمَا لَا يَحِلُّ الشَّفَاعَةُ بِالتَّوَحُّيدِ

» ہر شے میں تو شر اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس عقیدے کی بناء پر اولیاء کرام علیہم السلام

منہ محمد عاشق الرحمن قادری،

مجاہدیت کا حرف حقانیت

ص ۴۵ - ۴۳

منہ اشرف علی تھانوی،



سے توسل میں شرعاً بزرگوں کوئی مانع نہیں ہے، بلکہ شفاعت کی طرح توسل بھی توحید کے منافی نہیں ہے۔

حماۃ شام کے جلیل القدر عالم مولانا محمد علی تحریر فرماتے ہیں،  
وَإِذَا كَانَ التَّوَسُّلُ مَشْرُوعًا بِالْأَعْمَالِ الصَّالِحَةِ دُونَ  
مُعَارِضٍ وَهِيَ مَخْلُوقَةٌ مَعَ كَوْنِهَا لَا تَذَرِي هَلْ تِلْكَ  
الْأَعْمَالُ مُقْبُولَةٌ أَمْ لَا؟ فَكَيْفَ لَا يَجُوزُ التَّوَسُّلُ بِالنَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَفْضَلُ مَخْلُوقٍ وَمُقْبُولٍ  
لَدَى اللَّهِ تَعَالَى فِي حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ بِاعْتِبَارِهِ حَيًّا  
وَتَعْرِضُ عَلَيْهِ أَعْمَالُنَا إِذَا تَحَاكَمْنَا وَوَدَّ - لہ

”جب اعمال صالحہ سے توسل جائز ہے اور اس کا کوئی مخالف نہیں ہے مالاںکہ  
یہ مخلوق ہیں اور ہمیں معلوم نہیں کہ وہ اعمال مقبول ہیں یا نہیں، تو حضور نبی کریم  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل کیوں جائز نہ ہوگا؟ جبکہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ  
میں ہر مخلوق سے افضل ہیں، اپنی ظاہری حیات میں بھی اور وصال کے بعد بھی  
کیونکہ آپ زندہ ہیں اور ہمارے اعمال آپ کے سامنے ہمیشہ پیش کیے جاتے  
ہیں، جیسے کہ احادیث میں وارد ہے۔“

حماۃ شام کے علامہ عبدالعزیز طہار زید درس خطیب  
جامع سلطان فرماتے ہیں:

وَإِذَا كَانَتْ الشَّفَاعَةُ لِكَيْسَتْ شَوْكَاً فَالتَّوَسُّلُ أَيْضًا  
لِكَيْسَتْ شَوْكَاً لِأَنَّنَا بِمَعْنَاهَا فَهِيَ لِكَيْسَتْ سَوَى مَكَانَةٍ  
يَتَفَضَّلُ بِهَا عَلَى مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ إِطْلَاقًا أَوْ تَفَضُّلًا

لہ محمد عاشق الرحمن قادری، حروف مصانیف، ص ۱۸۱

سُبْحَانَهُ عَلَى عَبْدِهِ، قَالَ سُبْحَانَهُ فِي حَقِّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ  
وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا (الانبیاء) أَوْ لَا يَكُونُ خَاتَمُ  
الرُّسُلِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَجِيهًا عِنْدَ اللَّهِ سُبْحَانَهُ؟ لہ  
”جب شفاعت شرک نہیں ہے تو وسیلہ بھی شرک نہیں ہے، کیونکہ ان دونوں  
کا ایک ہی مطلب ہے۔ وسیلہ کا مطلب اس کے علاوہ نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں  
ایک مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبد مکرم پر احسان کو ظاہر کرنے کے لیے اس مقام  
کی بدولت جس بندے پر چاہتا ہے فضل فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ انبیاء میں  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرماتا ہے: وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا  
کیا انبیاء و رسول کے خاتم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معزز نہیں ہوں گے؟

حماۃ شام کے مفتی علامہ صالح النعمان، خطیب جامع مدرّس لکھتے ہیں،  
وَقَدْ أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلَى جَوَازِ التَّوَسُّلِ إِذَا صَحَّتِ الْعُقُودُ -  
وَاجْتَمَعَ الْأُمَّةُ تَحْتَهُ شَرْعِيَّةً كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
لَا تَجْتَمِعُ أُمَّةٌ عَلَى ضَلَالَةٍ أَمَّا مَا يَدَّعِيهِ بَعْضُ الْعُلَاحَةِ  
مِنَ الْكُوفَةِ بِسَبَبِ أَنَّ حُكْمَ التَّوَسُّلِ أَنَّهُ شَوْكٌَ فَلَا دَلِيلَ  
عَلَيْهِ شَرْعًا وَلَا عَقْلًا لہ

توسل کے جائز ہونے پر امت کا اجماع ہے، بشرطیکہ عقیدہ صحیح ہو اور جس  
امت مجتہد شرعیہ ہے جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میری  
امت گمراہی پر متفق نہ ہوگی۔ بعض غائی و لمبی جودعوئی کرتے ہیں کہ توسل شرک  
ہے، تو اس پر شرعی یا عقلی کوئی دلیل نہیں ہے۔

لہ محمد عاشق الرحمن قادری، حروف مصانیف، ص ۱۸۱

لہ ایضاً، حروف مصانیف، ص ۱۸۱

دشوق کی جامع انجاریں کے امام علامہ ابوسلیمان زمیعی نے مسئلہ توسل پر تفصیل گفتگو فرمائی ہے اور اپنا موقف ان الفاظ میں بیان کیا ہے،

إِنَّ الْإِعْتِقَادَ بِالتَّوَسُّلِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ عَلَيْهِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْأَوْلِيَاءِ الصَّالِحِينَ الْمَجْمُوعِ عَلَى قُضَائِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَعَنْدَهُمْ وَلَا يَتِمُّ إِيْمَانٌ لَا كُفْرٌ خَائِزٌ عِنْدِي لَا يَحْطُورُ وَإِنَّ التَّوَسُّلَ بِمُؤَلَّاهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى لِتَقْضَى حَاجَاتُهُ يَكُونُ مَثُومًا مُوحِدَ الْإِسْمِ بِشَرِكٍ وَتَصِحُّ جَمِيعُ عِبَادَاتِهِ - لہ

”انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام اور ان اولیاء صالحین سے توسل کرنا جن کی فضیلت تقویٰ اور عدالت و ولایت پر اتفاق ہے، ایمان ہے کفر نہیں ہے اور میرے نزدیک جائز ہے ممنوع نہیں ہے اور جو شخص اپنی حاجتوں کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان حضرات کا وسیلہ پیش کرتا ہے، وہ مومن و مؤمن ہے مشرک نہیں اور اس کی تمام عبادتیں صحیح ہیں۔“

جمہوریہ لبنان کے مفتی شیخ حسن خالد (بیروت) منہاتے ہیں،  
وَأَمَّا التَّوَسُّلُ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالتَّوَسُّلُ بِهِ فِي كَلَامِ الصَّاحِبَةِ فَإِنْ يُدُونِ بِالتَّوَسُّلِ بِدُعَائِهِمْ وَتَشْفَاعَتِهِمْ . . . . . وَعَلَى التَّوَسُّلِ بِالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ أَحْيَاءُ وَأَمْوَاتٌ جَزَتْ الْأُمَّةَ كُلُّبَقَّةً قَطْبَقَةً - لہ

لہ محمد عاشق الرحمن قادری، حرف حقانیت، ص ۹۱  
لہ ایضاً، ص ۱۱

”صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کلام میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل اور آپ کی طرف متوجہ ہونے سے ان کی مراد آپ کی عبادت و شفاعت کو وسیلہ بنانا ہے۔ امت مسلمہ انبیاء و اولیاء سے ان کی ظاہری حیات میں اور وصال کے بعد بر دور میں توسل کرتی رہی ہے۔“

### صدر مجلس اتحاد مبلغین انڈونیشیا

جاکارتا انڈونیشیا کی مرکزی مجلس اتحاد مبلغین کے صدر شیخ احمد غفراتی ہیں،  
وَأَقُولُ إِنَّ التَّوَسُّلَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَائِزٌ فِي كُلِّ قَبْلِ خَلْقِهِ وَبَعْدَ خَلْقِهِ فِي مَدَّةِ حَيَاتِهِ فِي الدُّنْيَا وَبَعْدَ مَوْتِهِ فِي مَدَّةِ الْبَرْزَخِ وَبَعْدَ الْمَوْتِ فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ وَالْجَنَّةِ - لہ

”میں کہتا ہوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے توسل ہر حال میں جائز ہے آپ کی ولادت باسعادت پہلے، ولادت کے بعد حیات ظاہری میں وصال کے بعد جب تک کہ آپ عالم برزخ میں نہیں گئے اور قبروں سے اٹھائے جانے کے بعد قیامت اور جنت کے میدانوں میں۔“

### ندوة العلماء لکھنؤ

ندوة العلماء لکھنؤ کے عالم مجلس شہداء مولوی محمد رفیع الدین نے علامہ ابوالحسن علی Nadwi کے ایلام ایک استفتاء کے جواب میں یہ فتویٰ صادر کیا،

لہ محمد عاشق الرحمن قادری، حرف حقانیت، ص ۹۱  
لہ محمد عاشق الرحمن قادری، حرف حقانیت، ص ۱۱



إِنَّ الْإِعْتِقَادَ بِالتَّوَسُّلِ بِالْأَنْبِيَاءِ لَيْسَ شَرْكَاً  
فَالْمُتَوَسِّلُ لَيْسَ بِمُشْرِكٍ فَكَرَّجُوا إِلَهَ تَعَالَى أَنْ يَتَقَبَّلَ  
أَعْمَالَهُ الصَّالِحَةَ مِنَ الصَّلَاةِ وَالْحَجِّ وَعَلَى هِمَا  
"انبیاء سے توسل کا عقیدہ رکھنا شرک نہیں ہے، لہذا وسیلہ پر سونے والا  
مشرک نہیں ہے۔ ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے اعمال صالحہ نماز حج  
وغیرہ کو قبول فرمائے گا۔"

### دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء سے شیخ نظام الدین نے متعدد احادیث نقل  
کرنے کے بعد لکھا،  
"ان عبارتوں سے معلوم ہوا اور واضح ہوا کہ یہ لوگ مذکور مشرک ہیں اور نہ یہ  
فعل شرک ہے۔ ان کے روزے، نماز، حج، زکوٰۃ سب مثل دیگر مسلمانوں  
کے جائز و صحیح ہیں۔" لے

### شیخ عبدالعزیز بن باز

سعودی عرب کے ادارہ بحوث اسلامیہ و افتاء کے رئیس شیخ عبدالعزیز بن باز  
بن باز نے مولانا محمد عاشق الرحمن قادری الہ آبادی کے استفتاء کے جواب میں ۲۰ ذوالحجہ  
۱۴۰۰ھ کو پہلے سے لکھا ہوا ایک جواب بھجوایا، جس میں اولیاء کرام سے توسل کی جائزیت  
بیان کی نہیں، خلاصہ درج ذیل ہے،

لے محمد عاشق الرحمن قادری :  
لے ایضاً،  
حرف حقانیت :  
ص ۱۶۱  
ص ۱۶۲

دام زندہ ولی سے درخواست کی جائے کہ میرے لیے رزق کی وسعت مرض  
سے شفا یا ہدایت و توفیق کی دُعا فرمائیں یہ جائز ہے۔  
(۲) اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت و اتباع  
اور محبت اولیاء کا وسیلہ پیش کیا جائے یہ بھی جائز ہے۔  
(۳) اللہ تعالیٰ سے انبیاء و اولیاء کے جاہ و منزلت کے وسیلہ سے دعا کرے  
یہ ناجائز ہے۔

(۴) بندہ اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہوئے نبی یا ولی کی قسم  
دے یا بحق نبیہ یا بحق اولیاء کہے، تو یہ ناجائز ہے۔  
الثَّلَاثُ، أَنْ يَسْتَعِيْلَ اللَّهُ بِحَاجَةِ الْبَيِّنَةِ أَوْ وَلِيِّهَا مِنْ  
أَوْ بَيِّنَةٍ . . . . . فَهَذَا لَا يَجُوزُ  
الرَّابِعُ، أَنْ يَسْتَعِيْلَ الْعَبْدُ رَبَّهُ بِحَاجَتِهِ مُقْسِمًا بِوَلِيِّهِ  
أَوْ بَيِّنَةٍ أَوْ بِحَقِّ نَبِيِّهِ أَوْ أَوْلِيَاءِ . . . . . فَهَذَا لَا يَجُوزُ  
اس فتویٰ پر نائب رئیس عبدالرزاق عقیفی اور ارکان لجنہ عبداللہ منیع اور عبداللہ  
بن عبدیان کے دستخط ہیں۔

گزشتہ صفحات میں تیسری اور چوتھی قسم کا حکم صحابہ کرام اور علماء اسلام کے حوالے  
سے بیان کیا جا چکا ہے۔ اس کے بعد یہ کہنا ہے کہ شہداء و علماء اور مدوۃ العلماء کے  
اراکین نے اپنے تمام تر قشود کے باوجود ان قسموں کو صرف ناجائز کہا ہے، شرک قطعاً  
نہیں کہا۔  
مذہبی لاکھ چھوڑی سب کو اسی تیسری

مسند توسل پر مولانا مفتی محمد عابدی قادری مدظلہ کا ایک مسطور اور دقت  
عربی فتویٰ بھی حرف حقانیت میں شامل ہے جس میں مسند استندائے خیر کے حوالہ جات  
لے محمد عاشق الرحمن قادری

درج ہیں۔ یہ فتویٰ مکتبہ قادریہ لاہور کی طرف سے اردو ترجمہ کے ساتھ طبع ہو چکا ہے۔  
مکتبہ الرشیدی، استانبول ترکیا کی طرف سے التوسل کے نام سے عربی میں چھپ چکا ہے۔

## السید یوسف السید ہاشم الرفاعی، کویت

حضرت شیخ سید احمد رفاعی کبیر قدس سرہ کی اولاد امجاد میں سے کویت کے معروف اور  
عظیم المرتبت سکالر سید یوسف ہاشم رفاعی مدظلہ تخریر فرماتے ہیں،

وَالْمَحَاضِلُ أَنَّ مَذْهَبَ أَهْلِ الشُّنْفِ وَالْجَمَاعَةِ صَحَّةُ  
التَّوَسُّلِ وَجَوَازُهُ بِاللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي  
حَيَاتِهِ وَبَعْدَ وَفَاتِهِ وَكَذَا بِغَيْرِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ  
وَالْمُرْسَلِينَ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ كَمَا دَلَّتْ  
الْأَحَادِيثُ السَّابِقَةُ ..... وَأَمَّا الَّذِينَ يُفْتَوْنَ  
بِبَيْنِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ حَيْثُ جَوَّزُوا بَعْضَ التَّوَسُّلَاتِ  
بِالْأَحْيَاءِ لَا لِلْأَمْوَاتِ، فَعَلُّهُمُ الْقَرِيبُونَ مِنَ الزَّلَّلِ  
لَا مَعَهُمْ ۚ عَتَبُوا أَنَّ الْأَحْيَاءَ لَهُمُ التَّأْثِيرُ دُونَ  
الْأَمْوَاتِ، مَعَ أَنَّهُ لَا تَأْثِيرَ إِجْبَادٍ يَا بَعْضُ اللَّهِ سُبْحَانَهُ  
وَتَعَالَى عَلَى الْإِطْلَاقِ وَأَمَّا الْإِفَادَةُ فَيَبْضُ الْبَرَكَاتِ  
وَالِإِسْتِفَادَةُ مِنْ أَرْوَاحِهِمْ إِسْتِفَادَةُ اِعْتِيَادِيَّةٌ،  
وَتَوَجُّهُ أَرْوَاحِهِمْ إِلَى اللَّهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى طَائِبِينَ  
فِيضُ الرَّحْمَةِ عَلَى ذَلِكَ الْمُتَوَسِّلِ، فَهُوَ شَيْءٌ حَبِيزٌ وَ  
وَاقِعٌ وَغَالٍ عَنْ كُلِّ خَلِيلٍ بَدُونِ الْفَرْقِ بَيْنِ الْأَحْيَاءِ وَالْأَمْوَاتِ

لے السید یوسف السید ہاشم الرفاعی، الرد المکرم المیزر کویت ۱۰۱۵ھ/۱۹۹۷ء ص ۵۶-۸۶

”حاصل یہ کہ اہل سنت و جماعت کا مذہب یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم کی حیات ظاہرہ میں اور وصال کے بعد اسی طرح باقی انبیاء و  
مُرسلین اور اولیاء و صالحین سے توسل صحیح اور جائز ہے جیسے کہ گزشتہ احادیث  
سے ثابت ہوا جو لوگ زندوں اور مَرُودوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ  
زندوں سے توسل کی بعض قسمیں جائز ہیں اور جو وصال فرما چکے ہیں، ان سے باز  
نہیں وہی لغزش کے قریب ہیں، کیونکہ وہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ زندہ تاثر کر سکتے ہیں  
مردے نہیں کر سکتے، حالانکہ ایجاد ہی تاثیر اللہ تعالیٰ کے سوا مطلقاً کوئی بھی نہیں  
کر سکتا۔ رہا فائدہ دینا اور برکتیں عطا فرمانا اور ان کی روحوں کی مدد و استفادہ  
اور ان کی روحوں کا اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو کر اس توسل کے لیے بیظان ہمت  
کا طلب کرنا تو یہ جائز اور واقع ہے اور برہنہ سے خالی ہے، زندوں اور  
وصال یافتہ حضرات میں فرق نہیں ہے۔“

## حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

سے قیامت کے دن توسل!

امام علامہ تقی الدین سبکی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں،  
الْحَالَةُ الثَّانِيَةُ بَعْدَ مَوْتِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فِي عَرَصَاتِ الْقِيَامَةِ بِالشَّفَاعَةِ مِنْهُ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَذَلِكَ مِمَّا قَامَ عَلَيْهِ الْجَمَاعُ وَتَوَاتَرَتْ  
الْأَخْبَارُ بِهِ - ۱ -

لے تقی الدین سبکی، امام، شفاہ السقام ص ۱۷۳



دوسری حالت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد  
قیامت کے میدان میں آپ کی شفاعت سے توسل - اس پر اجماع  
ہو چکا ہے اور احادیث حدیثہ کو پیش بھی ہیں۔<sup>۹</sup>

ارباب ولایت سے توسل

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہمارے علاقہ میں طریقہ شطاریہ صرف شیخ محمد غوث گوالیاری کے ذریعے سے رائج ہے اور نہ ان سے پہلے یہ طریقہ زیادہ شہرت نہیں رکھتا تھا۔

و بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابوطاهر کردی پوشید و ایشان بعمل آنچه  
در خواهر نموده است اجازت دادند - له

مختصر یہ کہ اس فقیر نے یہ فرقہ شیخ ابوطاہر کر دی سے پہنا اور انہوں نے  
”جو اہر خمسہ“ کے اعمال کی اجازت دی۔“

اس کے بعد دو سندیں بیان کیں، جو شیخ ابو طاہر سے شیخ محمد غوث گوالیاری تک پہنچتی ہیں، بعد ازاں فرماتے ہیں:

ایں فقیر در سفر حج چوں بہ لاہور رسید دوست بزرگ شیخ محمد سعید لاہوری  
یافت ایشان اجازت داد مگر سببی دادند بل اجازت جمیع اعمال  
جو اہر خمسہ و سبغہ خود بیان کردند و ایشان دریں زمانہ یکے از اعیان مشائخ  
طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند۔

المشاهد على الله محدث دلهوى،      انقباه در كتب غناء على رضى فيل آبادى سن ۱۵۷-۱۵۸  
له ايضاً      " " " " سن ۱۵۷-۱۵۸

یہ فقیر سفر حج میں جب لاہور پہنچا اور شیخ محمد سعید لاہوری کی دست بوسی کی تو انہوں نے مجھے دعائے سیفی کی اجازت دی، بلکہ جو اہر غم سے کئے تمام اعمال کی اجازت دی اور اپنی سند بیان کی، وہ اس زمانہ میں طریقہ آسنیہ اور شطاریہ کے اکابر شائع میں سے تھے۔“

اسی جواب پر خمسہ میں یہ عمل بھی ہے :

فتوح البواب اقبال کے واسطے ہر روز پانچ سو بار پڑھے۔

يَا عَلِيَّ مَطَهَّرَ الْعِزَابِ تَجِدُ لَنَا عَوْنًا لَكَ  
فِي السَّوَابِ كُلِّ هِمٍّ وَعَمٍّ سَيَجْلُو بِبُتُوكَ يَا مُحَمَّدُ  
وَيُؤَلِّسُكَ يَا عَلِيَّ يَا عَلِيَّ يَا عَلِيَّ - له

یہ روز دیکھا ہے؛ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے استعانت اور توکل ہے۔ اس میں اگر شرک کی کوئی بات ہوتی تو حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی جو اہل حق کے اعمال کی آجاتیں لیتے، حضرت شاہ صاحب اور ان کے مشائخ اس شرک کو برداشت کرتے، ہرگز نہیں؛

شيخ الاسلام شباب الدين علي كاشغريه ملا محمد باقر  
سُئِلَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الرَّامِثِيُّ عَمَّا يَقَعُ مِنَ الْعَامَةِ  
عِنْدَ الشَّدَائِدِ يَا شَيْخُ فَلَانَ وَتَحَوُّذَ الَّذِي فَعَلَ لِلْمَشَايِخِ  
إِغَاثَةً بَعْدَ مَوْتِهِمْ فَأَجَابَ بِأَنَّ الْإِسْتِعَاثَةَ بِالْأَوْلِيَاءِ  
وَالْأَنْبِيَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَالْعُلَمَاءِ حَاجَةٌ فَإِنْ لَمْ يَأْتِ  
بَعْدَ مَوْتِهِمْ نَحْبًا لَهُمْ فَإِنَّ مَعْجَزَاتِ الْأَنْبِيَاءِ كَرَامَتِ الْأَوْلِيَاءِ

۱۔ شاہ محمد غوث گزالیاری  
۲۔ شیخ حسن العدوی الحمزوی،  
جواہر خمسہ (دارالاشاعت، کراچی) ص ۵۳  
۳۔ مشارق الانوار (المطبعة الشرفیة مصر) ص ۵۹

”شیخ الاسلام دہلی سے پوچھا گیا کہ عوام الناس بڑھتیوں کے وقت یا شیخ فلاں وغیرہ کہتے ہیں کیا مشائخ وصال کے بعد امداد فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: اولیاء، انبیاء، صالحین اور علماء سے استیغاثہ جائز ہے کیونکہ وہ وصال کے بعد امداد فرماتے ہیں جیسے اپنی حیات میں امداد فرماتے تھے اس لیے کہ انبیاء کے معجزے اولیاء کی کرائیں ہیں۔“

علامہ ابن الحاج فرماتے ہیں:

فَإِنْ قَالَ الْقَائِلُ، هَذِهِ الصِّفَاتُ مُخْتَصَّةٌ بِالسُّوْلَى  
سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، فَأَجْوَابُ أَنْ كُلَّ مَنْ انْتَقَلَ إِلَى الْآخِرَةِ  
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَهُمْ يَعْلَمُونَ أَحْوَالَ الْأَخْيَاءِ غَالِبًا  
وَقَدْ وَقَعَ ذَلِكَ فِي الْكَثْرَةِ بَعِيْثُ الْمُنتَهَى مِنْ حِكَايَاتٍ  
وَقَعَتْ مِنْهُمْ وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِمْ بِذَلِكَ حِجَبٌ  
عَرَضِ أَعْمَالِ الْأَخْيَاءِ عَلَيْهِمْ وَيَحْتَمِلُ غَيْرُ ذَلِكَ  
وَهَذِهِ أَشْيَاءٌ مَغْيِبَةٌ عَنَّا.

وَقَدْ اخْتَارَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بَعْضَ  
لِلْأَعْمَالِ عَلَيْهِمْ فَلَا بُدَّ مِنْ وَقُوعِ ذَلِكَ وَالْكَيفِيَّةُ  
فِيهِ غَيْرُ مَعْلُومَةٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِهَا، وَكَفَى فِي هَذَا  
بَيَانًا قَوْلُهُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ الْمُؤْمِنُ يَنْظُرُ  
بِمَوْسُ اللَّهِ، وَنُورُ اللَّهِ لَا يَحْجُبُهُ شَيْءٌ، هَذَا فِي  
حَقِّ الْأَخْيَاءِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَكَيْفَ مَنْ كَانَ مِنْهُمْ  
فِي الدَّائِرَةِ الْآخِرَةِ۔

”اگر کوئی شخص کہے کہ یہ صفات اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ تمام مومنین جو آخرت کی طرف انتقال کر چکے ہیں، اکثر و بیشتر زندوں کے احوال جانتے ہیں۔ اس سلسلے میں ان کے واقعات انتہائی کثرت کو پہنچے ہوئے ہیں۔ ایک احتمال یہ ہے کہ انہیں اس وقت علم ہو جب زندوں کے اعمال ان پر پیش کیے جائیں۔ اس کے علاوہ بھی کوئی صورت ہو سکتی ہے اور یہ چیزیں ہم سے مخفی ہیں۔“

نبی صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ اموات پر اعمال پیش کیے جاتے ہیں، لہذا اس کا وقوع ضروری ہے، البتہ کیفیت معلوم نہیں ہے، اس کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے۔ اس حقیقت کے بیان کے لیے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کافی ہے کہ مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نور کو کوئی چیز نہیں روک سکتی، یہ زندہ مومنوں کے حق میں ہے۔ ان مومنوں کا کایا عالم ہوگا جو دارِ آخرت میں ہیں؟

حضرت علامہ نے واضح طور پر بتا دیا کہ اس عقیدے میں شرک کا کوئی شائبہ نہیں۔ نیز جب زندہ مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے تو جو حضرات لگے جہان میں جا چکے ہیں ان کی قوت اور اک نوا اور بھی بڑھ جائے گی۔

حضرت علامہ شیخ حسن العدوی الحزازی فرماتے ہیں:

وَمَا يَقَعُ مِنْ بَعْضِ الْعَوَامِ مِنْ قَوْلِهِمْ يَا سَيِّدِي فَلَانٌ  
مَثَلًا إِنْ قَضَيْتَ لِي كَذَا أَوْ شَفَيْتَ لِي مَرِيضَتِي فَلَاكَ عَلَيَّ  
كَذَا أَتَمُّ مِنَ الْجَمْلِ بِالنِّسْبَةِ بِكَيْفِيَّةِ الطَّلَبِ وَلَكِنْ  
لَا يُعَدُّ كُفْرًا لِأَنَّهُمْ لَا يَقْصِدُونَ بِذَلِكَ الْإِيْجَادَ مِنَ  
الْوَلِيِّ مَرَاتِمًا يَجْعَلُونَهُ فِي نِيَّاتِهِمْ وَسِيلَةً إِلَى مَوْلَاهُمْ



خَبَرْتُ كَانَ الْمُتَوَسِّلُ بِهِ فِي اعْتِقَادِهِمْ مِنْ أَمَلِ الْقُرْبِ  
وَالْمَحَبَّةِ لِلْخَالِقِ أَلَا تَرَى أَنَّهُمْ يَكُونُونَ فِي أَتَسَاءٍ  
كَلَامِهِمْ يَا صَاحِبَ النَّفْسِ الطَّاهِرَةِ عِنْدَ رَبِّكَ أَلُمْلُبُ  
لِي مِنْ مَوْلَاكَ يَفْعَلُ بِي كَذَا فَإِنَّ ذَلِكَ دَلِيلٌ مِنْهُمْ  
عَلَى انْفِرَادِ اللَّهِ بِالْفِعْلِ وَأَنَّهُ لَا شَيْئَ لِلْوَلِيِّ إِلَّا فَجَرْدُ  
الْمَتَشَبِّهِ وَأَنَّهُ لَا يَرُدُّ الْمُتَوَسِّلُ بِهِ لِأَنَّ الْقَرِيبَ  
الْمَحْبُوبَ لَا يُرَدُّ

فَقَوْلُهُ مِنْ بَابِ قَوْلِهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُبُّ  
أَشْجَكَ أَخْبَرَنِي طَبْرُكُنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ وَ  
قَدْ ذَكَرَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ فَمِنْ أَنَّ الْوَلِيَّ بَعْدَ مَوْتِهِ أَشَدُّ  
كَرَامَةً مَنَّهُ فِي حَالِ حَيَاتِهِ لَا يَقْطَعُ تَعَلُّقًا بِالْمَخْلُوقِ  
وَتَجَرَّدَ دُجُوحًا لِلْخَالِقِ فَيَكْرِهُهُ اللَّهُ بِقَضَائِهِ حَاجَةً  
الْمُتَوَسِّلِينَ بِهِ لَهُ

”یہ جو بعض عوام کہتے ہیں یا سیدی فلاں مثلاً اگر آپ میری یہ مراد پوری کر دیں  
یا میرے مریض کو شفا دیں تو آپ کے لیے میرے دے اتنی چیز ہے تو یہ  
مانگنے کے طریقے سے جہالت ہے رکھنا یہ چاہیے کہ یا اللہ فلاں بزرگ کے  
طغیل میری حاجت پوری فرما لیکن اسے کھڑ قرار نہیں دیا جائے گا کیونکہ  
ان لوگوں کا مقصد یہ نہیں ہوتا کہ ولی میرے مقصد کو پیدا کرے گا، ان کی حقیقت  
تو یہ ہوتی ہے کہ اس ولی کو بارگاہ الہی میں وسیلہ بنائیں، کیونکہ جس کا وسیلہ  
پیش کیا جا رہا ہے وہ ان کے اعتقاد میں اللہ تعالیٰ کا مقرب اور محبوب ہے

کیا تو نہیں دیکھتا کہ وہ اپنی گفتگو میں بار بار اس قسم کی باتیں کہتے ہیں اسے  
بارگاہ خدا میں پاکیزہ نفس والے ناچنے رب سے درخواست کریں کہ میرا یہ مقصد  
پورا فرما دے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے نزدیک فاعل صرف  
اللہ تعالیٰ ہے، ولی صرف سبب اور وسیلہ ہے اور اس کا وسیلہ پکڑنے والا  
مردود نہیں ہوتا، کیونکہ محبوب اور مقرب کے سوال کو رد نہیں کیا جاتا۔  
تو یہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس فرمان کے قبیلے سے ہے کہ  
بہت سے پرانہ والوں کے گرد آلود جن کا سرمایہ حیات دو جاہریں ہوں ایسے  
ہوتے ہیں کہ اگر قسم دے کر بارگاہ الہی میں کچھ عرض کریں تو اللہ تعالیٰ اُسے  
پورا فرما دیتا ہے۔ بعض عارفین نے فرمایا: ولی کی زندگی کی نسبت وصال  
کے بعد کرامت کا زیادہ ظہور ہوتا ہے، کیونکہ اس کا تعلق مخلوق سے قطع ہو چکا  
ہے اور اس کی روح کا تعلق صرف اللہ تعالیٰ سے ہے، لہذا اللہ تعالیٰ ان کا  
وسیلہ پیش کرنے والوں کی حاجتیں پوری فرما دیتا ہے۔

حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت محمود غزنوی  
کے پاس حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا جبہ مبارک تھا۔ سومات کی جنگ  
میں ایک موقع پر غدر شہ ہوا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جائے گی۔ سلطان محمود غزنوی،  
اپنا ہتھیار گھوڑے سے اُڑ کر ایک گوشے میں چلے گئے۔ وہ جبہ ہاتھ میں لے کر سجدے  
میں چلے گئے اور دعا مانگی،

”الہی! بابر دے خداوند ایں خرقہ کہ مارا بریں کفار ظفر وہ کہ ہر چہ از غنیمت  
میں گیرم بدرویشان دہم نہ

”ہاں الہا! اس جتے والے کے وسیلے سے ہمیں کافروں پر فتح عطا فرما جو  
کچھ مال غنیمت ہاتھ آئے گا، درویشوں میں تقسیم کر دوں گا۔“



اپنا تک دشمن کی طرف سے شورشِ اٹھا اور تاریکی چھا گئی اور کافر آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرنے لگے اور مختلف حصوں میں بٹ گئے، لشکرِ اسلام کو فتح حاصل ہو گئی۔ اس راستہ محمود غزنوی نے حضرت ابو الحسن خرقانی رحمہ اللہ تعالیٰ کو خواب میں فرماتے ہوئے سنا، اسے محمود! آبروئے خرقہ ما بردی برد گاہ حق کہ اگر دریاں سماعت در خواستی جملہ کفار را اسلام روزی کر دے۔

”محمود! تم نے دربارِ الہی میں ہمارے جیسے کی قدر نہ کی، اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کے لیے اسلام کی درخواست کرتے۔“

فقیر جلیل حضرت علامہ ابن عابدین شامی، کتاب المقلد کے آخر میں ایک منہتیہ دعا شیعہ میں فرماتے ہیں،

قَدْ رَأَيْتُ يَادِيَّ أَنَّ الْإِنْسَانَ إِذَا ضَاعَ لَهُ شَيْءٌ وَأَمَّا إِذَا  
أَنْ يُوَدَّ اللَّهُ سُجَّانَهُ عَلَيْهِ فَلْيَتَّقِ عَلَى مَكَانٍ عَالٍ  
مُسْتَقْبِلِ الْقَبِيلَةِ وَيَقْرَأُ الْقَاتِحَةَ وَيُهْدِي ثَوَابَهَا  
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَهْدِي ثَوَابَ ذَلِكَ  
لِسَيِّدِي أَحْمَدَ بْنِ عُلَوَانَ وَيَقُولُ يَا سَيِّدِي أَحْمَدُ  
يَا ابْنَ عُلَوَانَ إِنْ كُنْتُ تَرُدُّ عَلَيَّ ضَالَّتِي وَالْأَنْزَعَتَكَ  
مِنْ دِيَوَانِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ اللَّهَ يَرُدُّ عَلَيَّ مَنْ مَاتَ  
ذَلِكَ ضَالَّتْ بَكَرَّتْهُ، أَجْمَعُونَ مَعِي زِيَادَةُ كَذَابِي  
حَاشِيَةً شَرِّحَ الْمَنْهَجَ لِلدَّوْدِيِّ سَاحِمَةَ اللَّهِ ۱۲۰ مَنَّهُ لَهُ  
”حضرت زیاد ی فرماتے ہیں کہ جب کسی انسان کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ  
چاہے کہ اللہ تعالیٰ اسے واپس فرمادے تو بلند جگہ کھڑا ہو کر سورۃ فاتحہ پڑھے

اور اس کا ثواب حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر سیدی احمد بن علوان کی خدمت میں پیش کرے اور کہے سیدی احمد! اے ابن علوان اگر آپ میری گم شدہ چیز واپس نہ کی، تو میں آپ کا نام دفترِ اولیاء سے حنا سحر کردوں گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی برکت سے وہ چیز واپس فرمادے گا۔ یہ علامہ اجہوری کا کلام مع اضافہ ہے۔ ایسا ہی حاشیہ شرح منہج از داؤدی میں ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدی زروق رحمہ اللہ تعالیٰ معشی بخاری کا تذکرہ بڑے شاندار انداز میں کیا ہے، فرماتے ہیں،  
بالجملہ مرصع جلیل القدر است کہ مرتبہ ادنوق الذکر است و او آخر  
محققان صوفیاست کہ بین الحقیقۃ و الشریعۃ جامع بودہ اند و بشاگردی  
او اجلہ علماء مفتخر و مبارہی بودہ اند مثل شہاب الدین القسطلانی و  
شمس الدین لقانی۔

واو انصیدہ ایست بطور قصیدہ جیلانیہ کہ بعض آیات ادانیست  
أَنَا لِمُؤْمِدِي جَامِعٌ نَشْتَاتِهِ إِذَا مَا سَطَا جُودُ الزَّمَانِ بِنَكْبَةٍ  
وَأَنْ كُنْتُ فِي حَقِيقِ كُؤُوبٍ وَخَشَنَةٍ فَنَادَى بِأَذْوَقِ أَمْتٍ بِسُرْعَةٍ  
مختصر یہ کہ وہ عظیم الشان شخصیت ہیں جن کا مرتبہ بیان نہیں کیا جاسکتا، وہ  
حقیقی صوفیہ کے آخری بزرگ ہیں جنہوں نے حقیقت و شریعت کو جمع کیا۔  
بڑے بڑے علماء مثلاً شہاب الدین قسطلانی اور شمس الدین لقانی نے  
ان کی شائستگی پر غور کیا۔

قصیدہ غوثیہ کے طریقے پر ان کا قصیدہ ہے، جس کے چند شعر یہ ہیں



- میں اپنے مرید کے بکھرے ہوئے حالات کو جمع کرنے والا ہوں، جب نائلہ کی ٹنڈی اس پر کوئی معصیت ڈھاسے۔

- اگر توتنگی، تکلیف اور وحشت میں ہے تو یازدہ روق پکار میں خود آجائو گے۔

اگر ان اشعار کو مشکاۃ قرار دیا جائے تو شاہ عبدالعزیز اور ان کی سند سے وابستہ  
لوگوں کا کیا حکم ہوگا؟ جو یہ اشعار و محوم دھڑلے سے نقل کر رہے ہیں۔؟

صاحبِ دُرِّ مختار کے استاذ علامہ خیر الدین دہلوی ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں:

وَأَمَّا قَوْلُهُمْ يَا شَيْخَ عَبْدِ الْقَادِرِ فَهُوَ بِدْعَةٌ وَإِذَا  
أُضْئِفَ إِلَيْهِ شَيْئٌ آكْرَامًا لِلَّهِ فَمَا الْمَوْجِبُ لِحُجَّتِهِ  
(إِلَى أَنْ قَالَ) وَوَجْهَ التَّكْفِيرِ بِأَنَّهُ طَلَبَ شَيْئًا لِلَّهِ وَهُوَ  
جَلَّ وَعَلَا عَنِ عَنِ كُلِّ شَيْءٍ وَالْكُلُّ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ وَهَذَا  
لَا يَحْتَاجُ فِي خَاطِرِ أَحَدٍ فَإِنَّ ذِكْرَ تَعَالَى لِلتَّعْظِيمِ  
كَمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَمِثْلَهُ كَثِيرٌ لَهُ  
"نامتہ اسمیں کا یا شیخ عبد القادر کہنا بنا ہے اور جب اس کے ساتھ  
شیئاً اللہ کا اضافہ کیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم و رضا کے لیے کسی شے کا مطالبہ ہے  
اس کے حرام ہونے کی کیا وجہ ہے؟ اس کے کفر قرار دینے کی وجہ یہ بتانی جاتی  
ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے کسی شے کا مطالبہ ہے، مالا لکھ اللہ تعالیٰ ہر  
شے سے بے نیاز ہے اور سب اس کے محتاج ہیں اور یہ مطلب کسی کے  
تصور میں بھی نہیں آتا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر تعظیم کے لیے ہے جیسے ارشاد  
بر تانی ہے، فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ (الآیۃ) اس کی مثالیں بہت ہیں۔

له خير الدين رضى، علامه، فتاوى ثبويه، بر حاشية فتاوى عاديه (معاجى عبد الغفار قندلار) ج ۲ ص ۲۸۲

دونوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپکا

اکابرین دلو بند مثلاً مولانا اشرف علی تھانوی اور مولوی رشید احمد گنگوہی کے پیروی و لقیّت حضرت حاجی امداد علی مہاجر کی علیہ الرحمہ کی مشہور نعت پاک ذیل میں پیش کی جا رہی ہے۔ جس میں سواد اعظم اہل سنت کے عقائد کی بھرپور ترجمانی ہوتی ہے۔

(شعبہ تحقیق و اشاعت، رضا لائبریری کلیان)

اچھا ہوں یا برا ہوں، غرض جو کچھ بھی ہوں سو ہوں

پرہیزوں تمہارا تعلیم میرے مختار یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

جس دن تم عاصیوں کے شفیع ہو گے پیش حق

اس دن نہ بھولنا مجھے زہنہار یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

تم نے بھی گرنہ لی خبر اس حالِ زار کی

اب جائے کہاں تباہیہ لاجار یا رسول اللہ علیہ وسلم

دو دنوں جہاں میں مجھ کو وسیلہ ہے آپ کا

کیا غم گرچہ ہوں میں بہت خوار یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

کیا ڈر ہے اس کو شکریہ عیساں و جبرم سے

تم سائضع ہو، جس کا بدکار یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ہوا ستانہ آپ کا اور امداد کی جہیں

اور اس سے زیادہ کچھ نہیں درکار یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ألمرسيل

محمد باقر کھوٹال رضوی (خازن رضا لائبریری کلیان)

## مزارات پر حاضری کا مسنون طریقہ

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ عالم اسلام کے ایک زبردست امام و فقیہ مصلح و داعی گذرے ہیں جنہوں نے ہر محاذ پر بدعات و مخرافات اور منکرات شرعیہ کی بیخ کنی فرمائی نیز امت مسلمہ کی اصلاح و تربیت اور رشد و ہدایت کے سلسلہ میں آپ علیہ الرحمہ کی خدمات جلیلہ کو کبھی بھی فراموش نہیں کیا جاسکتا ہے آپ علیہ الرحمہ مسلمانوں کو اسلام کے قول و فعل میں جتنا جاگرتا دیکھتا چاہتے تھے۔ ذیل میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا وہ فتویٰ دیا جا رہا ہے جس سے مزارات مقدسہ کی حاضری میں ہمیں صحیح رہنمائی حاصل ہوتی ہے اور اس بات کی بھی سخت تردید ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے قبر پرستی کو فروغ دیا۔

مزارات شریفہ پر حاضر ہونے میں پابندی کی طرف سے جائے اور کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر مواجہہ (مقابل) میں کھڑا ہوں اور متوسط آواز یا ادب سلام عرض کریں "السلام علیک یا سیدی و رحمت اللہ وبرکاتہ پھر درودِ غوثیہ تین بار، الحمد شریف ایک بار، آیت الکرسی ایک بار، سورۃ اخلاص سات بار، پھر درودِ غوثیہ سات بار اور وقت فرصت دے تو سورۃ یس اور سورہ ملک بھی پڑھ کر اللہ عزوجل سے دعا کرے الہی اس قرأت پر اتنا ثواب دے جو تیسرے کرم کے قابل ہے۔ نہ اتنا جو میرے عمل کے قابل ہے اور اسے میرے طرف سے اس بندہ مقبول کو نذر پہنچا۔ پھر اپنا جو مطلب جائز شرعی ہو اس کے لئے دعا کرے اور صاحب مزار کو ہاتھ نہ لگائے نہ بوسہ دے (بوسہ مقرر پر علماء کا اختلاف ہے بعض علماء منع فرماتے ہیں لیکن امام بریلوی احتیاط والا مسلک اپناتے ہوئے منع فرماتے ہیں۔ ع۔ د۔) اور طواف (مزار) بالاتفاق ناجائز اور سجدہ حرام ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ جلد چہارم)

اہل سنت و جماعت کلیان مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ مزارات مقدسہ پر حاضری اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتوے کے آئینے میں انجام دیں۔ نیز مزارات شریفہ میں یا اس کے آس پاس ہونے والی بے اعتدالیوں کے خاتمہ کے لئے کوشاں رہیں تاکہ صاحب مزار کے فیوض و برکات سے مستفیض ہو سکیں۔

شعبانہ تحقیق و اشاعت رضا لائبریری کلیات



# مندرجہ ذیل کتابیں رضوی گھر میں دستیاب ہیں

۲۶	نقشبیلیں	۴۰	عنایت الطالبین	۵۵	بچوں کی کہانیاں پانچ لکڑی کا سیٹ	۵۵	مکشیہ القلوب
۲۷	الاسن والعلی	۵۰	بہار اسلام مکمل مجموعہ	۵۷	سنہری ناگن	۵۷	کشت المحبوب
۳۰	خطبات ربانی اول تا سوم	۵۰	مسند امام اعظم	۶۰	طلس محل	۶۰	سیرت رسول شریف
۳۶	خطبات علیہ السلام	۵۰	جادوئی مکمل	۶۰	شیطان کا بیٹا	۶۰	ہفت روزہ مع مارن روحانی
۴۱	خطبات اعلیٰ	۵۵	رسائل نصیہ	۶۰	راہِ راستہ	۶۰	شش روزہ ہفت روزہ
۴۶	تحقیقی الفتویٰ	۶۰	مقالات کاظمی	۶۰	نفسِ گمشدہ	۶۰	دوم
۴۷	لا ازالہ	۶۰	مختصر بیان مسطوفی جنت و جہنم	۶۰	قادی کا مکیہ مکمل دس جلد	۶۰	عالمی شریعت و فقہ کا خلاصہ
۴۸	نصائح و ردود	۶۰	منہاج العابدین	۶۰	نہار شریف	۶۰	جات جانان
۴۹	تفسیری جامعہ تفسیر و مسائل	۶۰	شیخ شہباز رضا مکمل	۶۰	شعاع المعانی شرح مشکوٰۃ	۶۰	وسیلہ کی شریعت
۵۰	کے اجالے میں	۶۰	سایا آخرت	۶۰	معارف الہیہ مکمل دو جلد	۶۰	فیضانِ سنت
۵۱	حسام الحرمین	۶۰	ذکر جمیل	۶۰	مشکوٰۃ شریف	۶۰	ذکر حبیب
۵۲	غوث اوری	۶۰	سرور کوہین کی فصاحت	۶۰	مکتوبات امام ربانی	۶۰	مدافعِ بخشش
۵۳	زلزلہ	۶۰	قانونِ شریعت مکمل جلد	۶۰	نہایت القاری شرح بخاری	۶۰	دوسری لکھ
۵۴	علم القرآن	۶۰	خطبات نور مکمل	۶۰	نہایت القاری شرح بخاری	۶۰	حیات الشہداء و اولاد
۵۵	باز قرین	۶۰	انوارِ حیدر	۶۰	سنن ابن ماجہ شریف	۶۰	سوانح کربلا
۵۶	دود و دامن پر عقد و ضابطہ	۶۰	جنتی زیور	۶۰	تفسیر فیض القرآن مکمل سیٹ	۶۰	پیش کش
۵۷	جالوں کا سفر	۶۰	شواہد النبوة	۶۰	نہایت الانس	۶۰	نہایت کو آسان طریقہ
۵۸	کرامات صحابہ کرام	۶۰	ذکر الابرار	۶۰	تہذیب شاعر شری مکمل	۶۰	انگوٹھے جو ہر کس کے لئے
۵۹	اسلام اور چاند کا سفر	۶۰	فیصلِ سلامت مشد	۶۰	ریاض الصالحین	۶۰	حیات النبی
۶۰	اسلام اور بدعت و بدعات	۶۰	عقائد اسلام	۶۰	کیسے سے سعادت	۶۰	آؤ تحقیق کے آئینے میں
۶۱	نقشب کربلا	۶۰	المعراج	۶۰	ارشادِ رسول اکرم	۶۰	تفسیری جامعہ کفر و کفر
۶۲	جامعہ اسلامی	۶۰	فصل برائی و زور و بدعت	۶۰	سنی فضائل اعمال	۶۰	خصائصِ رسول
۶۳	اسلامی عقائد	۶۰	بے مثل بشیر	۶۰	جامع کرامات اولیاء	۶۰	مسائل و مسائل و بیارت
۶۴	مسلم تفسیر	۶۰	سید غوث اعظم	۶۰	نہایت خطبات اول تا چہارم	۶۰	امین خدا و ساری ناول
۶۵	خطبات اشرفی	۶۰	سوانح اعلیٰ حضرت	۶۰	قادی رضویہ اول	۶۰	دل بک کہ
۶۶	الکعبہ کے علاوہ آپ تمام	۶۰	جہاں اعلیٰ حضرت	۶۰	دوم	۶۰	مراۃ المؤمنین شرح مشکوٰۃ البیہ
۶۷	کتابتِ محمدیہ کے لئے ہے	۶۰	خطبات اعلیٰ حضرت	۶۰	سوم	۶۰	اسلام اور امن نام
۶۸	آؤ کہ ہمراہ چوتھائی تم کا نام لری	۶۰	سیرت خیریں	۶۰	چہارم	۶۰	اسلام اور تربیت اولاد
۶۹	بے تکرار آؤ کی تکمیل ہو جائے	۶۰	خطبات برطانیہ	۶۰	نظامِ مصطفیٰ	۶۰	بادِ حجاز و ولایت دیوان
۷۰	روئے کا ڈاکہ مکمل بیچ کر فرست	۶۰	شریعت اور طریقت	۶۰	تفسیر تفسیر اول تا چہارم	۶۰	امام احمد رضا نمبر
۷۱	کتابتِ محمدیہ کو اور کاجائزہ لیں	۶۰	اسلام میں پردہ	۶۰	قادی رضویہ	۶۰	نہایت کہ کسان جو
۷۲	منیچر	۶۰	زیور و زور	۶۰	عوارض المعانی	۶۰	دو نہی و خطیہ کا تصانیف جاکر
۷۳		۶۰	تاریخ اولیاء	۶۰	حکام نماز	۶۰	خاکہ جی کے گلیان

رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۵۸۱۱۱۱، رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۵۸۱۱۱۱، رضوی کتاب گھر پوسٹ بکس ۵۸۱۱۱۱